REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS
FOR INDIA AT NO.R.N.61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۳ — شمارہ ۲۲

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ	۱۰ روپے
ششماہی	۵ روپے
ممالک غیر	۲۰ روپے
فی پرچہ	۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۷ رجمادی الاولیٰ ۱۳۹۴ھ — ۳۰ ہجرت ۱۳۵۳ ہش — ۳۰ مئی ۱۹۷۴ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۸ ہجرت (مئی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ البتہ ۱۱ مئی کی الفضل کے ذریعہ اطلاع مظہر ہے کہ چند روز قبل گرمی کے زیر اثر خون کے دباؤ میں کمی کی تکلیف کے سبب ضعف، سر میں گرانی اور چکروں کی تکلیف رہی۔ اب بھی روزانہ شام کو سر میں گرانی اور چکروں کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی درازی عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۲۸ ہجرت۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ مورخہ ۲۴ ہجرت کو محترم صاحبزادہ صاحب اور محترمہ بیگم صاحبہ ۴½ بجے شام امرتسر تشریف لے گئے۔ جہاں گگڑ نرسنگ ہوم میں جناب ڈاکٹر جی۔ ایم۔ تینجہ صاحب نے اگلے روز عزیز صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب کا ۱۱½ بجے ٹانسلز کا اپریشن کیا جو کامیاب رہا امرتسر میں چار روز قیام کے بعد آپ آج قادیان واپس تشریف لا رہے ہیں۔ عزیز صاحبزادہ مرزا کلیم احمد سلمہٗ بفضلہ تعالیٰ اب رُو بصحت ہیں۔ احباب عزیز موصوف کی کامل صحت اور درازی عمر کیلئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اپنا فضل شاملِ حال رکھے آمین۔ ★ — حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام

قادیان دارالامان میں یومِ خلافت کی بابرکت تقریب

علماءِ سلسلہ کی معلوماتی تقاریر

رپورٹ مرتبہ جاوید اقبال اختر

قادیان ۲۷ ہجرت (مئی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کہ مسلمانوں میں پھر سے خلافت علیٰ منہاج النبوت کا قیام عمل میں آئے گا کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو خلافتِ احمدیہ کا قیام ہوا۔ اُسی بابرکت دن کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے آج مقامی طور پر قادیان میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام مسجد اقصیٰ میں صبح ٹھیک پونے آٹھ بجے حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی کی صدارت میں جلسہ یومِ خلافت منعقد کیا گیا جس میں تمام مقامی احباب و مستورات نے شامل ہو کر خلافتِ حقّہ احمدیہ سے اپنی دلی وابستگی کا ثبوت دیا۔ اور عملی طور پر تجدید عہد کیا۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز مکرم مولوی نور الاسلام صاحب کی تلاوتِ کلامِ پاک اور خاکسار جاوید اقبال اختر کے، محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم کے منظوم کلام ع

نظم کچھ کام نہیں دیتا خلافت کے بغیر

پڑھنے کے بعد ہوا۔ محترم صدرِ مجلس نے افتتاحی خطاب میں تنویر صاحب مرحوم کی نظم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حقیقت ہے کہ نظامِ روحانی بغیر خلافت کے قائم نہیں رہ سکتا۔ دنیاوی نظام کا مقصد صرف ان کی اپنی نشو ونما اور آرام ہوتا ہے۔ اس کے مقابل پر روحانی نظام کا مقصد دلوں کو فتح کرکے ان کی تربیت کرنا ہوتا ہے۔ اور دل ہی ایسی چیز ہے کہ اگر وہ ٹھیک رہے تو تمام جسم درست رہ سکتا ہے۔ اس لئے روحانی نظام کو قائم رکھنے کے لئے ایسے خلیفہ کی ضرورت ہوتی ہے جو روحوں کی تربیت کرتا ہے۔ اور باخدا انسان بنا دیتا ہے۔

اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی زیرِ عنوان

نظامِ خلافت از روئے قرآن و حدیث

تھی۔ مقرر موصوف نے آیتِ استخلاف کی روشنی میں بتایا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے امتِ موسویہ میں خلافت قائم کی تھی اسی طرح امتِ محمدیہ میں بھی خلافت کا سلسلہ چلایا۔ نیز بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے فرمایا تھا کہ میری امت میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ اور اس پیشگوئی کا پورا ہونا ضروری تھا جو خدا تعالیٰ نے اس رنگ میں پوری کی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کو پہلا خلیفہ بنایا۔

دوسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ناہر مدرس مدرسہ احمدیہ نے زیرِ عنوان

سلسلہ احمدیہ میں فتنہ سنتِ خدا تاریخی واقعات کی روشنی میں

کی۔ آپ نے گیتا کے اشلوکوں کی روشنی میں خدا تعالیٰ کی اس سنتِ قدیمہ کا ذکر فرمایا کہ انبیاء کی بعثت کے وقت نیکوں اور بدوں کے دو گروہ ہو جاتے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ ہمیشہ نیکوں کے گروہ کی مدد فرماتا ہے۔ اور ان کے مذہب کو قائم رکھتا ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت بھی دو گروہ بن جاتے۔ اور آپ کے بعد آپ کے سلسلہ کو قائم رکھا جاتا۔ چنانچہ منکرین کا گروہ بھی قائم ہوا۔ اور خدا تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ آپ کے دین کی مضبوطی کے سامان مہیا فرمائے۔ مقرر موصوف نے مختلف تاریخی واقعات کی روشنی میں سلسلہ احمدیہ میں خلافت کے قیام کو بخوبی واضح کیا۔

اس کے بعد عزیز عبدالخالق ملکانہ نے خلافت سے متعلق ایک نظم خوش الحانی سے سنائی۔

اجلاس کی تیسری تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ نے زیرِ عنوان

برکاتِ خلافت

کی۔ فاضل مقرر نے آیتِ استخلاف کی روشنی میں خلافت کی برکات کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ خلافت کی پہلی برکت تمکینِ دین ہے یعنی خدا تعالیٰ خلافت کی برکت سے دین کی مضبوطی اور مومنوں کی شیرازہ بندی کے سامان مہیا فرماتا ہے۔ اور خلیفہ دینی احکام و معاملات کو حالات اور زمانہ کے لحاظ سے پیش فرماتا ہے۔ اور ساتھ ہی جماعت کی روحانی ترقی اور تزکیۂ نفوس کا سامان مہیا فرماتا ہے۔ دوسری قسم کی برکاتِ خلافت وہ ہیں جن کے ذریعہ مومنین کا ایمان بڑھتا اور ہر قسم کے خوف سے امن حاصل ہو جاتا ہے۔ مخالفین کے خطرناک منصوبے خاک میں مل جاتے ہیں اور خلیفۂ برحق ہی کامیاب و کامران ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں مقرر موصوف نے تاریخِ اسلام اور تاریخِ احمدیت کے مختلف واقعات پیش کرکے اپنے مضمون کو واضح کیا۔

اجلاس کی چوتھی تقریر مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے نے زیرِ عنوان

منکرینِ خلافت کا انجام

کی۔ مقرر موصوف نے خلافتِ اُولیٰ و ثانیہ کے واقعات کو پیش کرکے بتایا کہ خلافتِ احمدیہ کے منکرین کا پہلا قابلِ عبرت انجام یہ ہوا کہ وہ قادیان جیسی مقدس بستی سے محروم ہو گئے۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بے شمار برکتوں کا وعدہ کر رکھا ہے اور اسی طرح مقبرہ بہشتی جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی اور جس میں صرف جنتی داخل ہوں گے اس سے بھی منکرینِ خلافت محروم ہو گئے۔ منکرینِ خلافت کے عبرتناک انجام کو بیان کرتے ہوئے فاضل مقرر نے منکرینِ خلافت کے سرغنہ مولوی محمد علی صاحب کی وصیت کا ذکر کیا اور بتایا کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنی وفات سے قبل یہ وصیت کی تھی کہ میرے مرنے کے بعد مولوی صدرالدین صاحب میرے جنازے کو ہاتھ نہ لگائیں۔ لیکن عبرت کا مقام ہے کہ انہی مولوی صدرالدین صاحب نے اُن کا جنازہ پڑھایا اور اُن کے بعد اس پارٹی کے امیر مقرر ہو گئے۔

اجلاس کی پانچویں تقریر عزیز رفیق احمد گجراتی متعلم مدرسہ احمدیہ نے

خلافت کی ضرورت اور اہمیت

کے عنوان پر کی۔ (باقی دیکھئے صلا پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳۰ ہجرت ۱۳۵۳ ہش

تحریکِ احمدیت کے متعلق

رابطہ عالمِ اسلام کی مکہ کانفرنس سے منظور کردہ

مخالفانہ منصوبہ کا واقعاتی جائزہ!

رابطہ عالمِ اسلام کی مکہ کانفرنس منعقدہ ۶ تا ۱۰ اپریل ۱۹۷۴ء کی منظور کردہ بعض قراردادوں کا واقعاتی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اب ہم مخصوص طور پر اُس چھ نکاتی مخالفانہ منصوبہ کا نمبروار تجزیہ کرتے ہیں۔ جس میں تحریکِ احمدیت کو عالمِ اسلام کے لئے خطرہ بتاتے ہوئے کہا گیا ہے کہ

" کانفرنس اس خطرے کے مقابلے کے لئے مندرجہ ذیل قرارداد پاس کرتی ہے:۔

(۱)۔ ہر اسلامی تنظیم، قادیانی سرگرمیوں کو جہاں بھی وہ سرگرمِ عمل ہیں، روکے، ان کی حقیقت سے پردہ اُٹھائے۔ اور دنیا کو ان سے واقف کرائے۔ تاکہ لوگ اُن کے جال میں نہ پھنسنے پائیں۔

(۲) کانفرنس اعلان کرتی ہے کہ یہ طبقہ کافر ہے۔ اور اسلام سے بالکل خارج ہے "!

گزشتہ اشاعتوں میں ہم مدلل طور پر ثابت کر آئے ہیں کہ جس صورت میں کہ " احمدیت " حقیقی اسلام ہی کے منور اور تابندہ چہرے کو اصل صورت میں دُنیا کے سامنے پیش کرتی ہے وہ عالمِ اسلام کے لئے خطرہ کیونکر ہوئی۔ اسی طرح قرارداد کی شق اوّل میں جو ہر اسلامی تنظیم کو جماعتِ احمدیہ کی سرگرمیوں کو روکنے وغیرہ کے لئے سہ گونہ کوششوں کو رُوبعمل لانے کے لئے اُکسایا گیا ہے۔ وہ بھی ناواجب اور سراسر ناحق بات ہے۔ اور طرفہ تر یہ کہ مقصد اُن کوششوں کا یہ بتایا گیا ہے کہ تا اس مقبولیت کو روک دیا جائے جو دُنیا میں اس وقت احمدیت کو حاصل ہو رہی ہے۔ اور جس کی وجہ سے علماء آگ بگولا ہو رہے ہیں۔ مگر ایسی کوششیں نہ صرف اس وقت ہونے لگی ہیں بلکہ جماعت کی ۸۵ سالہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ تحریکِ احمدیت کے آغاز ہی سے اسے سخت مخالفت سے واسطہ پڑا ہے۔ اور اپنے اپنے وقت کا بڑے سے بڑا مخالف بھی ایڑی چوٹی کا زور لگا چکا ہے۔ اس کے باوجود چونکہ احمدیت خدا کا لگایا ہوا پودا ہے اس لئے کوئی بھی بادِ مخالف اُسے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکی۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آج سے ۸۳ سال پہلے ۱۸۹۱ء میں اپنے مخالفوں کو مخاطب کر کے کہہ دیا تھا کہ ؎

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخِ مثمرم

من در حریمِ قدس چراغِ صداقتم
دستش محافظ است ز ہر بادِ صرصرم

یعنی اے وہ جو میری طرف سینکڑوں کلہاڑے لے کر دوڑا ہے۔ باغبان سے ڈر کیونکہ میں ایک پھلدار شاخ ہوں۔ ہاں! مَیں درگاہِ قدس میں صداقت کا چراغ ہوں۔ اسی کا ہاتھ ہر تیز ہوا سے میری حفاظت کرنے والا ہے۔

اس واضح پیغمبرانہ تنبیہ کے بعد جو بھی آپؑ کی مخالفت پر اُٹھا ناکامی و نامرادی اس کے حصّہ میں آئی۔ اور کامیابی اور بامُرادی حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپؑ کی پاک جماعت کو حاصل ہوتی رہی۔ چنانچہ مخالفِ احمدیت اخبار المنیر لائلپور کا اپنا اقراری بیان ملاحظہ ہو جو گویا مرثیہ ہے تمام مخالفین کی ناکامیوں کا۔ جس میں مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف ایڈیٹر اخبار المنیر علماء کی شدید مخالفت کے باوجود احمدیت کی روز افزوں ترقی کا واضح اقرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

" ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی ہے۔ مرزا صاحب کے مقابل جن لوگوں نے کام کیا ان میں سے اکثر تقویٰ۔ تعلق باللہ۔ دیانت۔ خلوص۔ علم اور اثر کے اعتبار سے پہاڑوں جیسی شخصیتیں رکھتے تھے۔ سید نذیر حسین صاحب دہلوی۔ مولانا انور شاہ صاحب دیوبندی۔ مولانا قاضی سید سلیمان منصور پوری۔ مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولانا عبد الجبار صاحب غزنوی۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ اور دوسرے اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ و غفر لہم کے بارے میں ہمارا حسنِ ظن یہی ہے کہ یہ بزرگ قادیانیت کی مخالفت میں مخلص تھے اور اُن کا اثر و رسوخ بھی اتنا زیادہ تھا کہ مسلمانوں میں بہت کم ایسے اشخاص ہوتے ہیں جو اُن کے ہم پایہ ہوں۔ اگرچہ یہ الفاظ سُننے اور پڑھنے والوں کے لئے تکلیف دہ ہوں گے...... لیکن اس کے باوجود اس تلخ نوائی پر مجبور ہیں کہ ان اکابر کی تمام کاوشوں کے باوجود قادیانی جماعت میں اضافہ ہوا ہے "۔ (المنیر لائلپور مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء)

یہ تو آپ نے پاکستان کے ایک جید عالم اور گھر کے بھیدی کا احمدیت کے مقابلہ میں علماء کی واضح شکست اور ناکامی کا واضح اعتراف ملاحظہ کیا۔ اب جمعیۃ العلماء ہند کے آرگن روزنامہ "الجمعیۃ" دہلی کا انہی دنوں کا حسبِ ذیل حوالہ ملاحظہ فرمائیں جس میں مولانا فارقلیط صاحب نے مخالفِ احمدیت جناب الیاس برنی کے ایک ۳۲ صفحہ کے رسالہ موسومہ " قادیانی غلط بیانی " پر ریویو کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کے متعلق صاف لکھا کہ :۔

" ہمارا خیال ہے کہ قادیانیت کی رفتار دلائل اور مناظرہ بازیوں سے کبھی نہیں رُک سکتی۔ اُن کا توڑ صرف یہ ہے کہ ساری دُنیا میں ہمارے تبلیغی مشن پہنچیں۔ اسلامی لٹریچر انگریزی میں شائع ہو۔ اور مسلمان منظم ہو کر اسلام کو دُنیا کے سامنے صحیح طریقے پر پیش کریں۔

ہم دلائل پیش کرنے میں لگے ہوتے ہیں اور حریف نے دوسری راہوں سے کام کر کے اپنا ایک مقام پیدا کر لیا ہے۔ ضرورت ہے کہ قادیانیت کو ختم کرنے کے لئے ہم بھی باہر کی دُنیا میں کچھ کام کر کے دکھائیں ؟ (الجمعیۃ دہلی ۲ جنوری ۱۹۵۶ء ص۵)

اس قسم کے تلخ تجربات کے باوجود اگر رابطہ عالمِ اسلام کی طرف سے مسلم تنظیموں کو جماعت کی ترقی کو روکنے کے لئے اُکسایا ہے تو مَنْ جرّب المجرّب حلّت بہ الندامۃ کے سوا ان کو بھی مزید کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ پھر طُرفہ تر بات تو یہ ہے کہ رابطہ والے کن اسلامی تنظیموں کو جماعتِ احمدیہ کی ترقی کو روکنے کے لئے اُکسا رہے ہیں؟ بھلا وہ لوگ جو خود منتشر ہیں، منتشر الخیال ہیں۔ کسی ایک ہاتھ پر جمع نہیں، وہ اُس جماعت کا مقابلہ کر سکتے ہیں جو ایک واجب الاطاعت امام کے ماتحت عرصہ ۸۵ سال سے کام کر رہی ہے۔ اور اس کا ہر قدم کامیابی اور کامرانی کی طرف اُٹھتا ہے جبکہ ہر مخالف تنظیم جو بھی احمدیت کے مقابلہ میں آئی اپنی موت آپ مرتی چلی گئی!!

جہاں تک قرارداد کی شق ۱ کی رُو سے ہر اسلامی تنظیم کو احمدیت کی ترقی روکنے کے لئے سہ گونہ پروگرام پر عمل کرنے کا تعلق ہے جماعتِ احمدیہ اس سے بھی قطعاً خائف نہیں ہے۔ اوّل تو یہی بات سوچنے کی ہے کہ ہر اسلامی تنظیم، احمدیت کی کن سرگرمیوں کو روکنے کے لئے میدان میں اُترے گی؟ کیا بیرونی ممالک میں جہاں عیسائیوں اور لامذہبوں کو حلقہ بگوشِ اسلام کیا جا رہا ہے اس کام کو روک کر ثواب کمانا چاہیں گے یا قرآن کریم کے تراجم جو دوسری زبانوں میں شائع کئے جا رہے ہیں اُن کی اشاعت روک کر کلام اللہ کو دوسروں تک پہنچنے سے روک دیں گے۔ یا اُن مساجد کی تعمیر بند کرا دیں گے جن میں پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کی جائے گی اور جو اشاعتِ اسلام کا مرکز کہلائیں گی۔ یا خدمتِ خلق کے اُن اداروں کو بند کرا دیں گے جن میں احمدی ڈاکٹر اُس ملک کے باشندوں کو بیماریوں سے نجات دلانے کے لئے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر پہنچے ہیں۔ غور کیجئے ان میں کونسی بات عقل و دانش کے قریب ہے یا عقل و خرد کا نوحہ کر رہی ہے؟

دوسرے اگر بمطابق قرارداد ــــ " احمدیت کی حقیقت سے پردہ اٹھانے " اور " دُنیا کو احمدیت سے واقف کرانے " کا اقدام کسی بھی اسلامی تنظیم کی طرف سے عمل میں آیا تو نتیجۃً یہ بھی جماعتِ احمدیہ کے لئے مفید ہی ہوگا۔ اگرچہ یہ تنظیمیں اپنی طرف سے تو دُنیا کو احمدیت سے متنفر کرنے کے لئے مخالفانہ کارروائیاں اور پراپیگنڈا کریں گی۔ اور غلط فہمیاں پھیلانے کی پُر زور کوشش کریں گی۔ لیکن اس موقعہ پر سنجیدہ طبائع کو احمدیت کا زیادہ توجہ اور قریب سے مطالعہ کرنے کی طرف رغبت پیدا ہوگی۔ یہ بات تو بارہا کے تجربہ میں آچکی ہے کہ احمدیت کے فروغ میں مخالفین کی اس طور کی مساعی کا بھی بڑا دخل رہا ہے۔ ہمیں ۱۹۳۴ء میں احرار کی شورش کو بچشمِ خود مشاہدہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ یہ وہ وقت تھا جب احراری پورے زور کے ساتھ احمدیوں کے مرکز قادیان پر حملہ آور ہوتے تھے۔ اور گو قادیان کی میونسپل حدود میں دفعہ ۱۴۴ کی وجہ سے اپنی کانفرنس نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن بڑی عیاری کے ساتھ چند گز دُور اُن لوگوں نے ایسی کانفرنس کی اور اپنے دِلوں کی بھڑاس نکالی۔ مگر ہُوا کیا؟ یہی کہ جونہی ان کا اجلاس ختم ہوتا وہی لوگ جوق در جوق احمدیہ محلّوں اور مقاماتِ مقدسہ کا رُخ کرتے اور تھوڑی دیر قبل جو احراری لیکچراروں نے احمدیت کے خلاف زہر چکانی کی تھی اس کے بارہ میں احمدیہ نقطۂ نظر معلوم کرنے کی غرض سے احمدیوں کی طرف رجوع کرتے۔ تب حقیقت الامر معلوم کر کے اپنے ہی علماء سے بدظن ہوتے۔ اس طرح خدا کے فضل سے ایک بڑی تعداد کو حلقہ بگوشِ احمدیت ہو جانے کا موقعہ ملا۔

پس اب بھی ہمارا پختہ ایمان اور یقین یہی ہے کہ رابطہ کی قرارداد کے مطابق جب بھی اور جہاں بھی ایسا ہوگا تو نتیجہ جماعتِ احمدیہ کے حق میں ہی نکلے گا۔ اور اُنہی میں سے سعید افراد کی خاصی تعداد کٹ کر احمدیت کی طرف آجائے گی۔ اور ایک بار پھر احمدیت کی صداقت زیادہ نکھر کر سامنے آجائے گی ــــ ہمارا مشورہ ہے کہ ایسے مخالف علماء کو آیتِ قرآنی اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَّ اَكِيدُ كَيْدًا (الطارق: ۱۶-۱۷) پر بھی پوری سنجیدگی سے غور کر لینا چاہیئے۔ (باقی دیکھئے صلا پر)

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کی روحانی ترقی میں شدت پیدا کرنے اور اسکی رفتار ترقی کو بڑھانے کیلئے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ

ایک زبردست روحانی بندھ ہے

جماعت کیلئے عید کا جو سماں پیدا ہو گیا ہے وہ اس بات کا متقاضی ہے کہ ہم محبت الٰہیہ اور قربانی میں مزید ترقی کریں

اللہ تعالیٰ جماعت کو جن برکتوں سے نواز رہا ہے وہ اسے بلندی کی طرف لے جانیوالی ہیں وہ اسے ناکام نہیں ہونے دیں گی

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ مورخہ ۵ شہادت ۱۳۵۳ ہش مطابق ۵ اپریل ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

فرمایا:- چند ہفتوں سے بیماری چلی آرہی ہے اور بار بار تکلیف ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے کمزوری ہو گئی ہے۔ دوست دعا کریں اللہ تعالیٰ صحت دے اور زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں (انسان کے علاوہ جو مخلوق ہے) مختلف وجودوں میں

دو مختلف اور متضاد طاقتیں

پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ بعض ایسی چیزیں ہیں جن کی فطرت میں یہ ودیعت کیا گیا ہے کہ وہ نشیب کی طرف حرکت کریں۔ مثلاً پانی ہے۔ پانی فراز یعنی بلندی کی طرف نہیں بہتا۔ بلکہ ہمیشہ نشیب کی طرف بہتا ہے۔ اس کے برعکس بعض گیسز (GASES) ہیں جو متضاد فطرت رکھتی ہیں۔ مثلاً ربڑ کے غباروں میں ہوا بھر دیں تو وہ آسمان کی طرف اڑنے لگتے ہیں۔

پس یہ دو متضاد صفات ہیں جو مختلف قسم کی چیزوں میں ہمیں نظر آتی ہیں۔ لیکن انسان میں ایک ہی وقت میں گہرائیوں کی طرف لڑھکنے کی صفت بھی پائی جاتی ہے۔ اور بلندیوں کی طرف پرواز کرنا بھی اس کی فطرت میں داخل ہے۔ روحانیت کے علاوہ انسان کے اندر جو دوسری طاقتیں ہیں وہ نیچے جانے کی طاقتیں ہوں یا بلند ہونے کی طاقتیں ہوں انسان ہر دو طاقتوں سے دنیوی فوائد حاصل کرتا ہے۔ وہ سمندر کی گہرائیوں میں بھی اترتا ہے اور چاند کی بلندیوں پر کمندیں بھی ڈالتا ہے اور اس طرح وہ اپنے علم میں اضافہ کرتا اور مختلف فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

جہاں تک روحانیت، روحانی رفعتوں کا سوال ہے بعض انسان اپنی فطرت کو بھول جاتے ہیں۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک خاص دائرہ میں صاحب اختیار بنایا ہے۔ اس لئے وہ بعض اوقات

فطرت صحیحہ اور قلب سلیم

کے تقاضوں کو پورا کرنے کی بجائے رفعتوں سے دور نشیب یعنی تنزل کی طرف حرکت کرتا ہے قرآن کریم نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:-

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ

(الاعراف ۷ : ۱۷۷)

گویا خلود الی الارض کی طاقت ہلاکت کی طرف لے جانے والی ہے۔ اور انسان چونکہ صاحب اختیار ہے اس لئے وہ بعض اوقات ہلاکت کی راہ کو اختیار کر لیتا ہے۔ لیکن

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا (الروم ۳۰ : ۳۱)

کی رو سے ظاہر ہے کہ انسانی فطرت کو اس غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ رفعتوں کی طرف پرواز کرے۔ روحانی طور پر بلند ہوتے ہوئے دنیا کی ہر مخلوق کو پیچھے چھوڑ دے۔ اور اپنے رب کریم تک پہنچ جائے۔ اور اس کا قرب حاصل کرے۔

ہم پانی کی مثال لیتے ہیں۔ اگرچہ میرے نفس مضمون سے اس کا کوئی تعلق نہیں لیکن ہمیں اس کا علم ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ

ایک بہت بڑا نظام

ہے جسے اللہ تعالیٰ نے جاری کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ سمندروں سے بخارات اٹھتے ہیں۔ ہوا ان کو اڑا کر لے جاتی ہے۔ پھر ایک خاص نظام کے ماتحت وہ بخارات بادلوں کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ جہاں چاہے وہاں برستے ہیں۔ اور دریاؤں میں پانی آجاتا ہے۔ بادل عموماً مخلوق کے فائدہ کے لئے برستے ہیں۔ تاہم بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق بعض لوگوں کو نقصان بھی پہنچاتے ہیں۔ پھر برف باری ہوتی ہے۔ اور قدرتی ریزروائر (RESERVOIR) میں پانی اکٹھا کیا جاتا ہے۔ اور پھر موسموں کی تبدیلی کے ساتھ وہ پگھلتا اور دریاؤں میں بہنے لگتا ہے۔

بہرحال میرے مضمون کے ساتھ اس کا جو تعلق ہے وہ صرف اتنا ہے کہ دریاؤں میں پانی بہتا ہے۔ پانی پہاڑوں میں سے بہہ کر آتا ہے۔ اور اپنی فطرت کے مطابق نشیب کی طرف بہتا ہے۔ اور مختلف علاقوں میں سے گذرتا اور لوگوں کے لئے تازہ بتازہ پانی کی سہولت پیدا کرتا ہے۔ کنوؤں کے ذریعہ۔ نیز کھانے پینے کے سامان پیدا کرتا ہے۔ فصلوں کے ذریعہ۔

غرض پانی نشیب کی طرف جاتا ہے اور یہ حرکت اپنے معمول کے مطابق ہوتی رہتی ہے۔ دریا کے پاس کھڑے ہو کر دیکھیں تو (طغیانی کے دنوں کے علاوہ) ایسا لگتا ہے کہ پانی ٹھہرا ہوا ہے سوائے تنکے یا درخت کی ٹہنی کے بہنے یا بلبلے اٹھنے کے پانی کی حرکت نظر نہیں آتی۔ پانی بالعموم چند میل فی گھنٹہ کی رفتار سے بہہ رہا ہوتا ہے۔ لیکن یہ پتہ نہیں چلتا کہ پانی کتنی رفتار سے بہہ رہا ہے۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت میں نشیب کی طرف حرکت رکھ دی ہے۔ اس لئے جتنا نشیب زیادہ ہوگا اس کی حرکت میں اتنی ہی تیزی آجائے گی۔ یہ قانون قدرت ہے۔ انسان نے پانی کی اس فطرت سے فائدہ اٹھانے کی ترکیب سوچی تو اسے بند (DAMS) باندھنے کا خیال آیا۔ "بند" میں پانی ایک جگہ دریا کی نسبت زیادہ اکٹھا ہو جاتا ہے۔ اور پھر ڈیم سے پانی کے نکاس کی طرف انسان نے زیادہ نشیب بنا دیا۔ اسے ہم FALL یعنی آبشار کہتے ہیں۔ بعض جگہ لوگوں نے کئی سو فٹ بلند پہاڑوں سے پانی نیچے گرایا ہے۔ پانی نے چونکہ نشیب کی طرف جانا ہوتا ہے اس لئے وہ اپنے زور، اپنی فطرت اور اپنے وزن کے مطابق بڑی تیزی سے زمین کی طرف آتا ہے۔ لیکن چونکہ اس میں روحانیت نہیں ہوتی اس کا یہ خلود انسان کے فائدہ کے لئے ہوتا ہے۔ انسان اس سے بجلی کی طاقت پیدا کرتا ہے جو اس کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔ اس سے مختلف نہریں نکال کر وہاں تک پانی لے جاتا ہے۔ جہاں تک دریا پانی نہیں پہنچا سکتا تھا۔

اسی طرح جب الٰہی سلسلے قائم ہوتے ہیں تو روحانی طور پر بھی بند باندھے جاتے ہیں۔ اور چونکہ

فطرت انسانی کی روحانی حرکت

بلندی کی طرف ہوتی ہے اس لئے جب یہ [illegible] جاتا ہے تو جس طرح پانی کئی سو فٹ کی بلندی سے بڑی تیزی کے ساتھ نیچے بہتا [illegible] روحانی بند کے نتیجہ میں انسان [illegible]

حرکت عام معمول کی نسبت بہت زیادہ تیزی کے ساتھ بلندی کی طرف محوِ پرواز ہوتی ہے۔ جس طرح پانی ۳-۴ سو فٹ کی بلندی سے بڑی تیزی کے ساتھ نیچے بہتا ہے اور انسان نے اس سے TUNNELS کے ذریعہ بے تحاشا بجلی پیدا کر لی ہے۔ اسی طرح رُوحانی DAM کے نتیجہ میں طاقت (GENERATE) پیدا ہوتی ہے۔ اور وہ انسان کو انفرادی لحاظ سے بھی اور الٰہی سلسلوں کو اجتماعی طور پر بھی بڑی تیزی کے ساتھ بلندی کی طرف لے جاتی ہے۔

ہمارے عام بجٹ کی مثال اس پانی کی ہے جو آہستہ آہستہ نشیب کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے ہمارا بجٹ جماعتِ احمدیہ کو آہستہ آہستہ بلندی کی طرف لے جا رہا ہے۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ دو سے پانچ روپے بن گئے۔ مَیں یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو جن برکتوں سے نوازتا ہے وہ اپنے معمول کے مطابق بلندی کی طرف لے جانے والی ہیں۔ اور اُسے بہرحال ناکام نہیں ہونے دیتیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ فرائض کیا ہیں آپؐ نے بتائے تو اس نے کہا۔ مَیں نہ ان فرائض کو چھوڑوں گا (ولا انقص) اور نہ نوافل پڑھوں گا (لا ازید)۔ آپؐ نے فرمایا اگر یہ شخص اس بات پر قائم رہا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا کیونکہ

ایمان اور قربانی کا ایک عام معیار

جو ہے اس پر قائم ہونے کی وجہ سے وہ جنت کا حقدار ہو گیا ہے لیکن ہماری یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہم سب سے کم نمبر لے کر تھرڈ ڈویژن میں پاس نہ ہوں۔ جو لڑکا سب سے کم نمبر لے کر پاس ہوتا ہے اس کی بھی یہ خواہش نہیں ہوتی کہ وہ تھرڈ ڈویژن لے۔ کیونکہ انسان کے اندر بلندیوں اور رفعتوں کے حصول کی طاقت عطا کی گئی ہے۔ وہ اپنی معمول کی حرکت کے مطابق بھی بلندی کی طرف بڑھتا ہے اور وہ بند بھی باندھتا ہے بلکہ اس کی حرکت میں اَور تیزی پیدا ہو جائے۔

ہماری جماعت کے ایک عام چندے ہیں۔ چندہ عام ہے۔ چندہ وصیت ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ ہے۔ یہ عام چندے ہیں۔ جن کے نتیجہ میں جماعتِ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے روحانی لحاظ سے بلند سے بلند تر ہو رہی ہے لیکن بلندی کی طرف اس کی حرکت میں اتنی تیزی نہیں جتنی روحانی بند باندھنے کے ساتھ آنی چاہیئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ میں نظام خلافت قائم فرمایا۔ خلیفۂ وقت کی ایک ذمّہ داری یہ ہے کہ وہ رُوحانی بند (DAM) بنائے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے علاوہ اور بہت سے اہم کاموں کے تحریک جدید کے نام سے

ایک بہت بڑا رُوحانی بند

تعمیر کیا۔ تحریکِ جدید کی مالی قُربانیاں عام چندوں سے مختلف تھیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جماعتِ احمدیہ کو اتنی روحانی رفعتیں عطا ہوئیں کہ روئے زمین پر جماعت احمدیہ کی شکل بدل گئی۔ گو پہلے چند بڑے ملکوں میں جماعت قائم تھی لیکن اس میں وسعت نہیں تھی۔ پھر جب تحریکِ جدید کا روحانی بند تعمیر ہوا تو جس طرح نہریں نئے سے نئے بنجر علاقوں میں پانی لے جا کر اُن کو آباد کرتی ہیں۔ اسی طرح تحریکِ جدید کے اس بند کے ذریعہ احمدیت نے افریقہ میں دُور دُور تک اسلام کے رُوحانی پانی کو پہنچایا۔ پھر یورپ میں پہنچایا اور جزائر میں پہنچایا۔ یہ ایک عظیم الشان رُوحانی بند تھا۔ جس سے جماعت احمدیہ کو اسی طرح طاقت حاصل ہوئی جس طرح مادی پانی کے بند ہوتے ہیں اور ان کے ذریعہ بجلی کی طاقت بھی پیدا ہوتی ہے۔ اور اس سے انسان دوسرے فائدے بھی اُٹھاتا ہے۔

پھر خلافتِ ثالثہ کے زمانہ میں

فضلِ عُمر فاؤنڈیشن

کے نام سے ایک چھوٹا سا رُوحانی بند تعمیر کیا گیا۔ اس سے بھی خدا کے فضل سے جماعت کو بہت ترقی مل رہی ہے۔ اس سے ذرا بڑا بند نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے نام سے بنایا گیا۔ اس رُوحانی بند کے ذریعہ مغربی افریقہ میں ایک سال کے اندر اندر سولہ ہسپتال قائم ہو گئے۔ اور بہت سے نئے سکول اور کالج کھل گئے۔ اس مالی قُربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے برکتیں عطا فرمائیں۔ لوگوں کو خدمتِ دین کا شوق پیدا ہوا۔ مجھے نائیجیریا سے ایک دوست کا خط آیا ہے کہ سعودی عرب کے سفیر کہتے ہیں کہ احمدیوں کو حج پر نہیں جانا چاہیئے۔ مگر ہم ایک کے بعد دوسری مسجد بنا رہے ہیں۔ اس وقت تک انہوں نے درجنوں نئی مسجدیں بنا دی ہیں۔ ان میں اسلام کی ایک نئی رُوح پیدا ہو گئی ہے۔ وہاں کئی نئی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ اور یہ اس روحانی بند کی برکت ہے جسے نصرت جہاں منصوبہ اور ریزرو فنڈ کا نام دیا گیا تھا۔

جماعتِ احمدیہ کی رُوحانی ترقی میں شدّت پیدا کرنے کے لئے اور اس کی رفتارِ ترقی کو بڑھانے کے لئے اب ایک اَور زبردست رُوحانی بند

صد سالہ احمدیہ جوبلی

منصوبہ ہے۔ اس منصوبہ کے لئے فنڈ اکٹھا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعتِ احمدیہ کو اس منصوبہ میں مالی قُربانی پیش کرنے کی بے مثال توفیق عطا فرمائی ہے۔ پچھلے جتنے بھی بند تھے ان سے رُوحانی نہریں نکلیں اور بنجر علاقے سیراب ہوئے اور جماعتِ احمدیہ نے انفرادی اور اجتماعی ہر دو رنگ میں رُوحانی ترقی کی۔ اور اس کے نتیجہ میں اس نئے بند کی تعمیر ممکن ہوئی اور جماعتِ احمدیہ میں مالی قربانی کی ایک نئی رُوح پیدا ہو گئی ہے۔

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے وقت بہت سے دوستوں کا یہ خیال تھا کہ شاید میری یہ خواہش پُوری نہ ہو سکے گی کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خلافت کے جتنے سال ہیں اُتنے لاکھ روپے جمع ہو جائیں۔ مگر جماعت نے اس فنڈ میں بڑی قربانی دی۔ چنانچہ میری خواہش تو ۵۱ لاکھ روپے کی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے پچھلے تین سالوں میں قریباً ۵۳ لاکھ رُوپے جمع ہو چکے ہیں۔ فالحمدُ للہ علیٰ ذالک۔

یہ اُن رفعتوں کا نتیجہ ہے کہ جماعت احمدیہ میں رُوحانی طور پر بصیرت پیدا ہو گئی۔ قوم کو دُوربین نگاہ ملی۔ اور اُن کی فراست تیز ہو گئی اور اُن کے ایمان بڑھ گئے اور تقویٰ کی راہوں پر چلنے سے اُن کے دِلوں میں بشاشت پیدا ہو گئی۔ چنانچہ دوستوں نے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ میں اب تک قریباً

دس کروڑ کے وعدے

کر دئیے ہیں۔ مَیں نے پچھلے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ نو کروڑ بیس لاکھ رُوپے کے وعدے آ چکے ہیں۔ اور پھر دو گھنٹے کے بعد مجلس مشاورت کے افتتاحی اجلاس میں نو کروڑ چون لاکھ کا اعلان کیا تھا۔ میرا خیال ہے اب تک نو کروڑ ستر اسی لاکھ تک وعدے پہنچ چکے ہیں اور ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔ اب کبھی تو یہ خیال تھا کہ بڑی تگ و دَو کے بعد اور بڑی فکر کے بعد بڑی دعاؤں کے بعد جماعت نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں ۵۳ لاکھ روپے کی مالی قربانی دی۔ لیکن اب ایک نیا بند باندھنے کا منصوبہ خدا تعالیٰ نے ہمارے سامنے رکھا تو جماعت نے بڑی بشاشت کے ساتھ ۵۳ لاکھ کے مقابلے میں قریباً دس کروڑ روپے کی قُربانی کے وعدے کر دئیے۔ اور جیسا کہ مَیں نے مجلسِ مشاورت پر بھی بتایا تھا دراصل یہ ایک زبردست تیاری ہے نئی صدی کے استقبال کی۔ اس پندرہ سولہ سال کے عرصہ میں ہم نے نئے سے نئے مشن کھولنے ہیں۔ نئی مساجد بنانی ہیں۔ قرآن کریم کی کثرت سے اشاعت کرنی ہے۔ کم از کم سو زبانوں میں اسلام کی بنیادی تعلیم پر مشتمل کتاب شائع کرنی ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے اعلان کیا تھا کہ مَیں علیٰ وجہ البصیرت (انسان ہوں اس لئے غلطی کر سکتا ہوں) اس یقین پر قائم ہوں کہ جب ہم دوسری صدی میں داخل ہوں گے تو جماعتِ احمدیہ کی زندگی کی یہ دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہو گی۔ اس دُوسری صدی میں ہم غلبۂ اسلام کے اتنے زبردست جلوے دیکھیں گے کہ اُن کے مقابلے میں پہلی صدی ہمیں یوں نظر آئے گی کہ گویا ہم نے

غلبۂ اسلام کے لئے تیاری

کرنے میں سو سال گزار دئیے۔ دوسری صدی میں ہم کہیں گے کہ پہلی کوششوں کے نتائج اب نکل رہے ہیں۔ جو باغ پہلی صدی میں لگایا گیا تھا۔ اب ہم اس کا پھل کھا رہے ہیں۔ گویا دوسری صدی میں اسلام غالب آ جائے گا۔ اور اس کے بعد کہیں کہیں چھوٹے چھوٹے علاقے ایسے رہ جائیں گے جن میں اسلام کی تبلیغ کا کام کرنا پڑے گا۔ تاہم اُس وقت ایک بڑا کام جو باقی رہ جائے گا وہ ہر نسل کی تربیت کا کام ہو گا۔ خدا کرے اس وقت تک کہ جب کافروں پر قیامت آنا مقدر ہو، سو سال تو نہیں، پانچ سو سال بلکہ ہزار سال تک احمدیت کی ایک نسل کے بعد دوسری نسل پُوری تربیت یافتہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے والی بن جائے۔

اب بند اور دریا کا جو تعلق ہے وہ واضح ہو چکا ہے۔ یعنی اگر بند نہ باندھے جائیں تو پانی کی رفتار میں تیزی نہیں پیدا ہو گی۔ جس طرح ایک ہوا خوری کرنے والا آدمی خراماں خراماں چلتا ہے اسی طرح دریا کا پانی بھی آہستہ آہستہ بہتا ہوا سمندر میں جا گرتا ہے جو پانی کی شکل ہے وہی رُوحانی طور پر رفعتوں کی طرف

روحانی حرکت کی حالت ہے۔ اگر روحانی بند نہ باندھے جائیں تب بھی جماعت ترقی تو کرے گی لیکن بہت آہستہ آہستہ ترقی کرے گی۔ لیکن جس طرح دریاؤں پر بند باندھنے سے پانی کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ مختلف نہریں نکالنے کی سہولتیں میسر آجاتی ہیں۔ لاکھوں کلوواٹ بجلی مہیا ہوتی ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر بھی مختلف منصوبے (جنہیں میں روحانی بند کہتا ہوں) بنائے بغیر تیزی اور شدت نہیں پیدا ہو سکتی لیکن اگر دریا میں پانی نہ ہو تو بند باندھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ بند کا فائدہ تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ دریا میں پانی ہو اسے ایک خاص جگہ پر روک کر اکٹھا کیا جائے اور پھر بلندی سے نیچے گرا کر

اس میں غیر معمولی تیزی پیدا کی جائے

اور اس سے کئی فوائد حاصل کئے جائیں۔ اور اگر دریا میں پانی ہو اور اس پر بند نہ باندھا جائے تو دریا کے پانی میں تیزی نہیں پیدا ہو سکتی اس لئے ترقیات کے لئے ہر دو کا وجود آپس میں لازم و ملزوم ہے۔ دریا میں عام معمول کے مطابق پانی بھی ہونا چاہیئے۔ ورنہ بند کے اندر پانی حسب ضرورت جمع نہیں ہو سکے گا۔ اور اگر بند نہ ہوں تو پانی کا ضیاع ہے۔ مثلاً جہاں ضرورت نہیں یا کم ضرورت ہے وہاں پانی زیادہ پہنچے اور جہاں پانی کی زیادہ ضرورت ہے وہاں پہنچ نہ سکے۔ گویا اس کے مختلف فوائد ہیں یہی حالت روحانیت کی ہے۔ اگر ہم روحانی بند نہ بنائیں تو ہمارے کاموں میں شدت اور تیزی پیدا نہیں ہوگی۔ رفعتوں کی طرف ہماری حرکت میں اگر تیزی پیدا نہیں ہوگی ہماری ترقی کی رفتار بہت سست پڑ جائے گی۔ میں نے ابھی تحریک جدید اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مثالیں دی ہیں ہر آدمی کو یہ نظر آرہا ہے کہ ان کی وجہ سے جماعت کی ترقی کی رفتار میں غیر معمولی تیزی آگئی ہے۔ لیکن اگر عام چندے نہ ہوں تو پھر بند باندھنے کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ بند میں جمع ہونے کے لئے پانی نہیں جائے گا یعنی بند باندھنے کے باوجود اس میں شدت پیدا نہ ہوگی۔ اس لئے معمول کے مطابق جس طرح دریا میں پانی رہنا چاہیئے اسی طرح عام چندوں کی ادائیگی بھی از بس ضروری ہے جس طرح مختلف موسموں میں دریا کا پانی بڑھتا رہتا ہے اسی طرح عام چندوں کو بھی آہستہ آہستہ بڑھتے رہنا چاہیئے کیونکہ

جماعت احمدیہ کا قیام بتاتا ہے کہ بہار آگئی ہے

ہمارے لئے عید کا سماں پیدا ہو گیا ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے عید کی مبارکباد مل گئی ہے۔ پس جس طرح سورج کی تمازت بڑھتی ہے تو برف زیادہ پگھلتی ہے اور دریاؤں میں پانی زیادہ آتا ہے اسی طرح ہماری جماعتی زندگی کا یہ سماں متقاضی ہے کہ ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی گرمی جوش مارے تا اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ریزروائر کی برف پگھلے اور ہمارے پانی (یعنی مالی قربانی) میں زیادتی کا موجب بنے اور ایسا ہی ہونا چاہیئے کیونکہ ہماری اجتماعی فطرت کا تقاضا یہی ہے۔ اگر ہم اس میں کمزوری دکھائیں یعنی ہماری ترقی تدریجی رنگ میں اور آہستہ آہستہ ہو رہی ہو یعنی چندہ عام، حصہ آمد یا چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی رفتار سست ہو تو پھر بند باندھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اور اگر بند نہ باندھیں تو عام چندوں کے خاطر خواہ نتائج نہیں نکل سکتے۔ اس لئے بند باندھنے کی بھی ضرورت ہے۔

اب ایک نیا روحانی بند بن رہا ہے۔ ہم نے پہلے جو روحانی بند باندھے تھے ہم ان سے روحانی فیض حاصل کر رہے ہیں۔ اس وقت تحریک جدید بھی بڑا کام کر رہی ہے۔ وقف جدید اور فضل عمر فاؤنڈیشن بھی اپنے اپنے رنگ میں بڑا کام کر رہا ہے مثلاً فضل عمر فاؤنڈیشن نے پہلے جماعت کو ایک لائبریری بنا کر دی تھی اب اس کے زیر اہتمام باہر سے آنے والے مہمانوں کے لئے ایک گیسٹ ہاؤس کا

ایک بہت بڑا منصوبہ زیر تکمیل ہے

اس کے پہلے مرحلے پر شاید پانچ سات لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ پھر اس کا ایک دوسرا مرحلہ ہے جو بعد میں تعمیر ہوگا۔ اس پر بھی بہت خرچ آئے گا۔ پھر نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا منصوبہ ہے جس کے تحت کئی ہسپتال بن گئے ہیں۔ سکول کھل گئے ہیں۔ اس عرصہ میں کئی مخالفانہ روکیں پیدا ہوئیں۔ ہمارے صبر کی آزمائش ہوئی۔ پھر ہم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوا۔ بعض متعصب افسروں کی وجہ سے (وہ ملک متعصب نہیں لیکن بیچ میں کوئی ہیجیم کا باشندہ یا بنگال کا متعصب بندہ آجاتا ہے) ایک جگہ ہمارا ہسپتال نو مہینے تک بند پڑا رہا۔ لوگوں نے ہمارے ڈاکٹر کو یہ مشورہ دیا کہ تم اس ملک سے چلے جاؤ۔ اس نے مجھے لکھا تو میں نے کہا آرام سے بیٹھے رہو کہ یہ مقابلہ ہمارے صبر اور ہمت کا اور ان کے تعصب کا ہے۔ ان کا تعصب کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی رحمت سے ہمارا صبر اور ہماری قوت برداشت ہی بالآخر کامیاب

ہوگی۔ چنانچہ ہم نے نو مہینے تک ڈاکٹر اور اس کے سٹاف کو فارغ نہیں کیا۔ میں نے ہدایت کی تھی کہ سب کو تنخواہیں دیتے چلے جاؤ۔ تمہیں خدا تعالیٰ دیتا ہے تو تم بھی لوگوں کو دیتے چلے جاؤ۔ اگر متعصب لوگ یہ تماشا دیکھنا چاہتے ہیں تو یہ بھی دیکھ لیں کہ

خدا تعالیٰ کی جماعت کا قدم پیچھے نہیں ہٹا کرتا

چنانچہ نو مہینے کے بعد اب وہاں کی حکومت نے ہسپتال کی اجازت دے دی ہے۔ وہ لوگ ہمارے ہسپتال کی عمارتوں کے متعلق عجیب و غریب شرطیں لگا دیتے ہیں۔ ہم وہ بھی پوری کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خدمت دین کے لئے ہمیں پیسے دیتا ہے ہم خرچ کر دیتے ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہو جاتے ہیں

بہر حال افریقی ممالک میں بڑی زبردست حرکت ہے اور یہ نصرت جہاں منصوبے کی برکت ہے۔ وہاں سے ہمارے چیف گامانگا صاحب جلسہ سالانہ پر آئے تھے۔ وہ بڑے زیرک اور صاحب فراست اور بڑے مخلص احمدی ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ نصرت جہاں سکیم کے بہت ہی خوشکن نتائج نکل رہے ہیں۔ اور اب تو یوں لگتا ہے کہ سارا ملک ہی بڑی جلدی احمدی ہو جائے گا۔ دوست دعا کریں کہ یہ ملک بھی جلد احمدی مسلمان ہو جائے۔ دوسرے ممالک بھی احمدی مسلمان ہو جائیں لیکن ہماری دعا یہ ہے کہ جلدی جلدی احمدی ہو جائیں۔ تاکہ انسان

اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے

زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے والا بن جائے۔

پس جس طرح دریا میں مادی پانی کا ہونا ضروری ہے اسی طرح روحانی پانی کا ہونا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم کشف میں دودھ دکھایا تھا اب جماعت احمدیہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دودھ کی نہریں چلائی ہیں۔ لیکن دودھ کی بھی مادی فطرت نشیب کی طرف ڈھلک جانے کی ہے لیکن جو روحانی دودھ ہے وہ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا کا مصداق ہے اور اس کی فطرت کا تقاضا لَنُرْفَعَنَّهٗ کی رو سے بلندیوں کی طرف پرواز کرنا ہے۔ اس بلند پروازی میں روحانی بند کے ذریعہ شدت اور تیزی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ گویا مادی اور روحانی طور پر بند باندھنے کے دو متضاد نتائج ہمارے سامنے آتے ہیں۔ مادی بند کے نتیجہ میں پانی کے نشیب کی طرف بہنے کی حرکت میں شدت پیدا ہوتی ہے۔ اور روحانی بند باندھنے کی وجہ سے الٰہی سلسلوں اور جماعتوں میں بلندیوں کی طرف پرواز کرنے میں تیزی اور شدت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ان ہر دو کا وجود ضروری ہے۔ ہم نے ایک بڑا زبردست بند باندھا ہے۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے نام سے۔ یہ ایک عالمگیر منصوبہ ہے۔ اس کو پورا پانی بہم پہنچانے کے لئے ہمارے روحانی دریا میں جسے

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے جاری فرمایا تھا اور جس کی غرض بنی نوع انسان کو روحانی طور پر سیراب کرنا تھا اس میں پہلے کی نسبت پانی بڑھ جانا چاہیئے۔ تاکہ اس بند کے پُر ہو جانے سے غلبۂ اسلام کے حق میں شاندار نتائج برآمد ہوں۔

جماعتی چندوں کا سال اب ختم ہو رہا ہے ہمارے دفتر والے ڈرتے ہیں کہ کہیں کمی نہ واقع ہو جائے۔ میں نے پچھلے سال غالباً ۲۰ر اپریل کو ایک خطبہ جمعہ میں دوستوں کو توجہ دلائی تھی کہ چند دن رہ گئے ہیں۔ اور پانچ لاکھ روپیہ کی ابھی لقایا ہے اسے پورا کریں۔ چنانچہ دوستوں نے میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے پانچ لاکھ سے زاید رقم ادا کر دی تھی۔ اب اس دفعہ بھی مالی سال ختم ہونے میں ایک مہینہ باقی رہ گیا ہے اور پانچ سات لاکھ روپیہ کی کمی ہے۔ یہ بھی انشاء اللہ پوری ہو جائے گی۔ اس کی مجھے فکر نہیں لیکن مجھے یہ بھی حکم ہے

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ (الذاریٰت ۵۱ : ۵۶)

اور اطاعت میرا فرض ہے۔ پس میرا فرض ہے کہ احباب جماعت کو یاد دہانی کراؤں کیونکہ یاد دہانی ایمان کا ثبوت ہے۔

قرآن کریم بڑی حسین کتاب ہے

اس نے یہ نہیں کہا کہ کمزوروں اور جاہلوں کو یاد دہانی کراؤ۔ بلکہ کہا ہے کہ مومنوں کو یاد دہانی کراؤ۔

پس چونکہ جماعت احمدیہ خدا کی بڑی پیاری جماعت ہے۔ یہ ایمان میں بڑی پختہ جماعت ہے۔ لیکن چونکہ وہ ایمان میں پختہ ہے اس لئے میرا فرض ہے کہ میں ان کو یاد دہانی کراؤں اور پھر دنیا یہ تماشا دیکھے (وہ تو اسے تماشا ہی سمجھتی ہے) کہ یہ ایک عجیب قوم ہے۔ ان کے سالانہ بجٹ میں اتنی بڑی کمی تھی جسے انہوں نے چند دنوں میں پورا کر دیا۔ مجھے امید ہے

کر یہ کمی بھی انشاء اللہ پوری ہو جائے گی۔ دوست اپنی طرف سے پوری کوشش کریں کہ نہ صرف یہ کہ سالانہ بجٹ پورا ہو بلکہ ہم اس سے آگے بڑھیں۔ مثلاً کراچی کی جماعت نے بھی صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کی مختلف مدات میں کم و بیش ایک لاکھ روپے کی رقوم بھجوائی ہیں لیکن انہوں نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ صرف اپنا بجٹ ہی پورا نہیں کریں گے بلکہ اس سے دس فیصد زاید ادا کریں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے بجٹ سے کم و بیش ۲۴ ہزار روپے زاید بھجوائیں گے۔ یہ ایک بہت بڑی جماعت ہے اور

بڑی مخلص جماعت ہے

اور بڑا چندہ دینے والی جماعت ہے۔ ان کا مجموعی بجٹ چار لاکھ سے زیادہ ہے۔ دس فیصد کا مطلب یہ ہے کہ وہ مزید ۴۰ ہزار روپے وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں گے۔ پھر لاہور کی جماعت ہے۔ اس کے اندر بھی

بیداری کی روح

پیدا ہو گئی ہے۔ کسی زمانہ میں راولپنڈی کی جماعت کی طرح یہ بھی بہت کمزور جماعت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے لاہور والوں پر فضل فرمایا اور وہ بیدار ہو گئے۔ مگر راولپنڈی والوں میں ابھی تک وہ جان اور وہ طاقت نہیں آئی جو کمزوری کے بعد لاہور والوں میں آگئی ہے۔ اس لئے ان کی مجھے زیادہ فکر رہتی ہے۔ اور اب میں ان کا نام لے کر ان کو یہ یاد دہانی کراتا ہوں کہ تمہارے دوسرے بھائی جو مختلف علاقوں میں رہتے ہیں جب وہ اپنے بجٹ سے دس فیصد زاید دے سکتے ہیں تو تم دس فیصد کم پر کیسے تسلی پا لوگے۔ اس لئے میں احباب جماعت سے یہ کہوں گا کہ جو ان کے بجٹ ہیں وہ تو بہرحال پورے ہونے چاہئیں۔ اگر ہمارے بجٹ پورے نہیں ہوں گے یا دریا میں عام پانی نہیں ہوگا تو ہم جو بند باندھ رہے ہیں ان کا ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ حالانکہ ہماری کوشش اور خواہش یہی ہے کہ ہم

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت

سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہمیں ان صداقتوں کے سمجھنے اور ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے ؂

جزاکم اللہ احسن الجزاء

الحمد للہ کہ سال ۱۹۷۳-۷۴ء کا مالی سال کامیابی اور سرخروئی کے ساتھ ختم ہو گیا۔ اور نظارت ہذا نے اور جماعتوں نے مجموعی طور پر لازمی چندہ جات کی جو ذمہ داری بجٹ بناتے وقت قبول کی تھی اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت اور جماعتوں کے مخلصین کے تعاون سے پوری ہوئی اور احباب جماعت نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی۔ نظارت ہذا تمام جماعتوں کے سیکرٹریان مال صدر صاحبان اور دوسرے عہدیداروں کی خدمت میں شکریہ کا ہدیہ پیش کرتی ہے۔ اور ان تمام مبلغین و معلمین اور انسپکٹران کی بھی ممنون ہے جنہوں نے اس سلسلہ میں تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر بخشے۔

جماعت کے چندہ دینے والے مخلص بھائی اور بہنیں جنہوں نے اپنی ضروریات پر دین کی ضروریات کو مقدم کر کے اپنے عہد بیعت کو نبھایا اور مالی قربانی کا قابل قدر نمونہ پیش کیا وہ سب بھی دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے مالوں اور اولادوں اور اخلاص میں برکت بخشے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

وہ دیکھیے! منزل کے نشان!

ہمارے پیارے امام نے الفاظ الٰہی کے تحت صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا اجراء فرما کر ہماری منزل مقصود کو بہت قریب کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کاروان احمدیت کی رفتار بہت تیز ہو گئی ہے۔ آپ قربانی کیجئے۔ منزل مقصود آپ کے استقبال کے لئے چشم براہ ہے

ناظر بیت المال آمد قادیان

برائے علماء کرام و رابطہ عالم اسلام

قرآن کریم میں آنحضرت صلعم کے بعد شاہد رسول کے آنے کی پیشگوئی

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب قادیانی نائب ناظر تصنیف قادیان

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خبر دی کہ "میں تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا" (تورات استثناء ۱۸/۱۸) یہ پیشگوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ کہ بنی اسرائیل کے شاہد نبی موسیٰؑ نے اپنے جیسے شاہد نبی کے آنے کی پیشگوئی کی ہوئی ہے جو بانی اسلام علیہ السلام کے بارے میں ہے۔ گویا حضرت موسیٰؑ ایک شاہد نبی تھے اور آنحضرت صلعم بھی ایک ویسے ہی شاہد نبی ہیں۔

۲۔ حضرت موسیٰؑ کے بعد حضرت مسیح نے اپنے مکاشفہ ۱۱: ۳-۱۲ میں اپنے مثیل و بروز دو نور شاہد نبیوں کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو فرمایا تھا

"میں اپنے دو گواہوں کو اختیار دوں گا اور وہ ...... نبوت کریں گے ...... یہ وہی زیتون کے دو درخت اور دو چراغدان ہیں۔"

ان دو نبیوں میں سے ایک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا (مزمل ع ۱)

کہ ہم نے ان دو موعود شاہد نبیوں میں سے ایک شاہد نبی موسیٰؑ کی مانند اب محمد رسول اللہ کے وجود میں بھیج دیا ہے اور اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔

۳۔ دوسرے موعود شاہد نبی و رسول کے متعلق فرما دیا

وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ (ہود ع ۲)

کہ دوسرے شاہد رسول کے متعلق پیشگوئی قائم ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ضرور آئے گا۔ کیونکہ وہ مکاشفہ اور قرآن کریم کی پیشگوئی "نورٌ علیٰ نور" کے مطابق آپ کی بعثت ثانیہ روحانیہ ہے۔ جس کی طرف اوپر والی آیت میں منہ کا لفظ بھی اشارہ کر رہا ہے۔ وہ بھی اگر آنحضرت صلعم کی صداقت کی شہادت دے گا

اس دوسرے شاہد موعود نبی کے بارے میں قرآن کریم کی یہ پیشگوئی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے ذریعہ سے پوری ہو گئی ہے۔ حقیقت بالکل عیاں ہے۔

جناب مولانا ابوالحسن علی صاحب ندوی۔ جناب مولوی اخلاق حسین صاحب قاسمی۔ جناب مولانا اسعد میاں صاحب۔ جناب امیر شریعت سید منت اللہ شاہ صاحب مونگھیری بہاری۔ و جناب مولانا سعید احمد صاحب اکبرآبادی ایڈیٹر برہان دہلی و دیگر علماء ہند و پاکستان کی خدمت عالیہ میں گزارش ہے کہ آپ حضرات وفات مسیح کے مسئلہ کے بعد سب سے پہلے اس مسئلہ اجرائے نبوت کے بارے میں دی گئی آیات کو حل فرمائیں اور اس کا جواب عنایت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور عند الناس مشکور ہوں۔ اگر حقیقت مذکورہ کو درست پائیں تو اسے قبول فرمائیں کہ اسی میں آپ کا بھلا ہے ؂

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی والدہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ لاہور میں میرے چھوٹے بھائی کے پاس مقیم ہیں اور ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازئ عمر کے لئے دعا کا خواستگار ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے اور لمبی عمر عطا کرے۔

۲۔ مکرم قریشی احمد حسین صاحب تیماپور سارے بدن میں دردوں کی وجہ سے بیمار ہیں۔ وہ اپنی صحت کاملہ اور بچوں کے کاروبار میں برکت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار قریشی محمد شفیع عابد انسپکٹر تحریک جدید

۳۔ مکرم محمد حسین صاحب عاجز آف شندرہ پونچھ بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی شفائے کاملہ عاجلہ اور صحت و سلامتی کی لمبی زندگی پانے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے دعا کریں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب آف بھدرواہ اپنے بعض کاروباری پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں

؂

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا اڑیسہ میں تبلیغی و تربیتی دورہ

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل - رکن تبلیغی وفد

قسط ۲

غنچہ پاڑا کے لئے ہمارا وفد ناہر گڑھ سے ۳ بجے بعد دوپہر روانہ ہوا۔ غنچہ پاڑا مین روڈ سے تقریباً دو میل کی دوری پر ہے۔ جونہی ہم اس مقام پر پہنچے جہاں مین سڑک کو چھوڑ کر غنچہ پاڑا کی طرف جانا تھا تو کار کا ایک ٹائر پنکچر ہو گیا۔ اس سے پہلے بھی ایک ٹائر پنکچر ہو چکا تھا اس لئے زائد ٹائر نہ تھا کہ لے لگا کر غنچہ پاڑا وقت پر پہنچ سکتے۔ اس موقع پر پولیس نے جو ہمارے ساتھ غنچہ پاڑا جا رہی تھی اپنی جیپ کے ذریعہ وفد کے ممبران کو غنچہ پاڑا تک پہنچایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ازاں بعد مکرم عبد الجلیل صاحب قائد خدام الاحمدیہ کٹک موٹر سائیکل پر غنچہ پاڑہ پہنچے اور انہوں نے ہمت کی اور ڈھینکانال جا کر ٹائر کو پنکچر لگوایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس بروقت خدمت کی بہترین جزا انہیں عطا فرمائے۔ آمین

غنچہ پاڑا میں احباب جماعت نے جلسے کا انتظام کر رکھا تھا۔ یہاں پہنچنے پر احباب نے پرجوش استقبال کیا۔ اور وفد پنڈال میں پہنچا اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ کا پروگرام شروع ہوا۔ شیخ محمد ابراہیم صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور شیخ حبیب و شیخ رفیق صاحب کی اڑیہ اور اردو نظموں کے بعد حیا خاں صاحب نے سپاسنامہ پیش کیا۔ بعد ازاں خاکسار نے کلنکی اوتار کی آمد اور ان کا شانتی سندیش کے موضوع پر تفصیلی تقریر کی۔ خاکسار کے بعد صاحب صدر نے صدارتی تقریر کی جس میں فرمایا:-

"آپ نے کلنکی اوتار کی آمد پر تفصیلی تقریر سنی۔ اوتار آ کر یہی تعلیم دیتے ہیں کہ ہمارے خدا کے ساتھ محبت کی ہے اس لئے تم بھی اس کے ساتھ محبت کرو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے یہی تعلیم پیش فرمائی۔ کہ اس دنیا کا بنانے والا ایک خدا ہے اس کی عبادت کرو اور انہوں نے یہ بھی بتایا کہ خدا کی طرف سے بہت سے اوتار تمام دنیوں میں آئے ہیں ان کی عزت کرو۔ یہی تعلیم اس یگ میں آنے والے کلنکی اوتار نے ہمارے سامنے رکھی ہے۔ اور ہم قسم کھا کر کہتے ہیں کہ وہ اوتار جس کی بابت مختلف کتابوں میں پیشگوئیاں تھیں وہ آ گیا ہے۔ ہم آج غنچہ پاڑا میں کسی دنیوی غرض سے نہیں آئے بلکہ اسی سندیش کو یہاں شانتی کے سندیش کو پہنچانے آئے ہیں کہ پرماتما کا اوتار آ چکا ہے اور اس اوتار نے جو تعلیم دی ہے اس پر عمل کرنے سے سچی شانتی اور سکون مل سکتا ہے۔ آخر پر سید تنویر احمد صاحب نے شکریہ ادا کیا اور دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

جلسہ کے بعد احباب جماعت کی طرف سے چائے پیش کی گئی اور بعدہ ڈھینکانال کے لئے روانہ ہوئے کیونکہ ڈھینکانال میں شام ۷ بجے پبلک جلسہ رکھا گیا تھا

ڈھینکانال پہنچ کر حضرت میاں صاحب اور بیگم صاحبہ مکرم اختر الحق صاحب کے مکان پر پہنچے اور تھوڑی دیر وہاں قیام کرنے کے بعد حضرت میاں صاحب اور اراکین وفد میونسپل ہال میں پہنچے جہاں پبلک جلسے کا انتظام کیا گیا تھا۔

یہ جلسہ جناب ڈاکٹر رادھے نائک صاحب مصرا کی صدارت میں شروع ہوا۔ مکرم مولوی عبد الحق صاحب معلم وقف جدید نے تلاوت قرآن مجید کی۔ بہادر خاں صاحب نے نظم پیش کی۔ سید تنویر احمد صاحب بی اے نے تعارفی تقریر کی اور جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ مکرم مولوی عبد الحق صاحب معلم وقف جدید نے کلنکی اوتار کی آمد پر تقریر کی۔ بجارت محمد صاحب نے نظم سنائی۔ ازاں بعد خاکسار نے ایک گھنٹہ ہندو مسلم اتحاد کے موضوع پر تقریر کی جس میں گیتا قرآن مجید اور وید کے حوالہ جات سے ثابت کیا کہ مذہبی لحاظ سے ہندو اور مسلمانوں میں فرق نہیں ہندوؤں کے اوتاروں اور مقدس کتابوں نے جو توحید کی تعلیم دی وہی تعلیم قرآن مجید اور سیدنا رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے دی لیکن افسوس کہ امتداد زمانہ سے ہندو لوگ اس تعلیم کو بھول گئے۔ آج سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پھر اسی توحید کی طرف ہم کو بلایا ہے۔ اور مذاہب والوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنے اوتاروں کی تعلیم اور سکشا پر چلتے ہوئے توحید پر قائم ہوں انسانوں کے اندر مساوات کو قائم کریں اور مذہبی لحاظ سے جو تعصب ہمارے اندر پیدا ہو گیا ہے اس کو دور کریں۔ کیونکہ

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

آج مذہبی تعلیم کو بھلا دینے کی وجہ سے ہمارے اندر سے اتحاد ایکتا اور پریم مفقود ہو گیا ہے۔ آؤ پھر سے مذہبی تعلیم کی طرف آئیں مسلمان ہندو رشیوں منیوں اوتاروں کی عزت کریں اور ہندو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت اور پریم کی نگاہ سے دیکھیں۔

خاکسار کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تقریر ہوئی۔ آپ نے فرمایا

"آج کے زمانہ میں ہم سب کو امن کی بہت ضرورت ہے اور ہم امن اور شانتی کا پیغام لے کر ہی آئے ہیں اور وہ پیغام یہ ہے کہ تمام ملکوں میں خدا کے پیارے رشی منی اوتار اور انبیاء آئے ہیں۔ اس لئے ان سب رشیوں منیوں اوتاروں اور نبیوں کی عزت کرو۔ کیونکہ ان لوگوں نے اپنے اپنے وقت میں ہم کو ست مارگ دکھایا اور شانتی کا رستہ دکھایا۔ شانتی کا یہی پیغام پنجاب کی سرزمین سے اس زمانہ کے کلنکی اوتار نے دیا ہے۔ اوتاروں کی آمد کے وقت ان کی آواز کمزور ہوتی ہے اور ان کی مخالفت بھی ہوتی ہے۔ لیکن بالآخر اوتار ہی کامیاب ہوتے ہیں۔ اس زمانہ کے کلنکی اوتار کے ساتھ بھی ایسا ہوا۔ اس کی مخالفت کی گئی لیکن خدا نے اس کی مدد کی۔ اور اب جماعت صرف قادیان یا ہندوستان میں ہی نہیں ہے بلکہ اس کی برانچیں باہر بھی قائم ہو چکی ہیں۔ چنانچہ انگلستان جرمن سوئٹزرلینڈ ڈنمارک ناروے افریقہ اور امریکہ میں یہ جماعت پھیل چکی ہے اور ہر ملک میں شانتی کا پیغام پہنچا رہی ہے"

آخر میں صاحب صدر نے اس قسم کے جلسوں پر نہایت ہی خوشی کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کی پریم کی اس کوشش کو سراہا۔ مکرم سید تنویر احمد صاحب نے شکریہ ادا کیا اور جلسہ برخاست ہوا

ڈھینکانال کے اس جلسہ میں کرنا پلی سے بھی کافی احباب نے شرکت کی اور جلسہ کو کامیاب بنایا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔ ڈھینکانال میں مکرم اختر الحق صاحب مکرم شہاب الدین انگلا صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈھینکانال بسلسلہ ملازمت قیام پذیر ہیں۔ انہوں نے اور مکرم شمس الحق صاحب معلم وقف جدید غنچہ پاڑہ نے جلسے کے جملہ انتظامات کئے۔ وفد کے خورد و نوش کا سارا انتظام مکرم اختر الحق صاحب نے اپنے ہاں کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے ان کی بہترین جزا عطا فرمائے ان کی اس کوشش کو بارآور فرمائے اور علاقہ ڈھینکانال میں بھی اپنے فضل و کرم سے جماعت کو ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ رات کو گورنمنٹ ہاؤس ڈھینکانال میں وفد نے قیام کیا اور اگلے روز صبح ۷ بجے براستہ کٹک بھدرک کے لئے روانہ ہوئے۔

درخواست دعا

نعیم احمد صاحب ڈار آسنور نے اگریکلچر کا ایک سال کا کورس مکمل کر کے امتحان دیا ہے۔ امتیازی کامیابی اور جلد روزگار ملنے کے لئے نیز عزیز نرید احمد ابن مکرم سعید احمد صاحب ڈار نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے اس کی بھی نمایاں کامیابی کے لئے تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے

ایڈیٹر بدر

اعلان نکاح

مورخہ ۱۰ رمئی (ہجرت) ۱۹۷۴ء بعد نماز جمعہ خاکسار نے مکرم ماجد احمد صاحب ابن مکرم محمد رفیق صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ شاہدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد شفیع صاحب کے ہمراہ ۳۰۰۰ تین ہزار روپے مہر کے عوض میں کیا۔ اس خوشی میں مکرم محمد رفیق صاحب نے شکرانہ فنڈ میں ۱۰/ روپے اور اعانت بدر میں ۱۰/ روپے دئے۔ اسی طرح مکرم محمد شفیع صاحب نے درویش فنڈ میں ۲۵/ روپیہ اور مسجد احمدیہ مدراس فنڈ میں ۲۵/ روپے، اعانت بدر میں ۱۰/ روپے اور رسالہ "راہ امن" کے لئے ۱۰/ روپے عنایت فرمائے جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے راحت و سکون اور خیر و برکت کا موجب بنا دے۔ دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے اور مثمر ثمرات حسنہ بنا دے۔ آمین

خاکسار محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس

درخواست دعا

مکرم برادرم محمد یامین ندیم صاحب لندن اپنے بعض بچوں اور عزیزوں کی بیماری کی وجہ سے پریشان ہیں۔ ان کے تمام عزیزوں کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز ندیم صاحب نے ایک نیا کاروبار شروع کیا ہے اس کاروبار میں برکت اور ترقی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ ندیم صاحب نے درویشی فنڈ میں ۱۸/ روپیہ بھجوایا ہے [illegible]

ناظر بیت المال آمد قادیان

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو اپنے اعتراض کی تفصیل سے تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو اطلاع دے ——— سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۹۳۹ - میں رشید احمد ملکانہ ولد مصطفےٰ خاں صاحب قوم ملکانہ احمدی پیشہ ملازمت ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۴/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میں اس وقت صدر انجمن احمدیہ قادیان کا کارکن ہوں۔ اور صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مجھے اس وقت یکصد چالیس روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ اس کے علاوہ میں پارٹ ٹائم بزنس کے طور پر فوٹوگرافی کا کام کرتا ہوں اس کام سے مجھے اس وقت قریباً ساٹھ ۶۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں ان ہر دو اطراف کی آمد سے ۱/۱۰ حصہ وصیت ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میری آمد اس سے زیادہ ہو گی تو زیادہ پر چندہ ادا کروں گا۔ اور اگر کم ہو گی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دے دوں گا اور چندہ آمد کا ۱/۱۰ ادا کروں گا۔

۲۔ میری جائداد منقولہ اس وقت میری جائداد کا اثاثہ ہے جس کی قیمت اس وقت اندازاً پانچ ہزار روپے ہے۔ یہ اثاثہ بناتے وقت میں نے دو ہزار روپے قرضہ لیا ہوا ہے۔ اس کو کم کر کے میری جائداد منقولہ کی قیمت تین ہزار روپے رہ جاتی ہے۔ میں اس کا جو ۱/۱۰ حصہ جائداد ادا کروں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ بناؤں گا تو اس کی اطلاع دوں گا۔ اس وقت میرے والد صاحب خدا کے فضل سے زندہ ہیں اس لئے اس وقت میرے نام کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد رشید احمد ملکانہ کارکن صدر انجمن احمدیہ ۱۷/۴/۷۴ گواہ شد عبد القدیر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان
گواہ شد مرزا منور احمد درویش آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۷/۴/۷۴

وصیت نمبر ۱۳۹۴۱ - میں سیدہ خورشید النساء بیگم زوجہ مکرم خلیل احمد مجیب شیر صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ... ساکن تماپور ڈاکخانہ رنگم پیٹ ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میری منقولہ جائداد حق مہر مبلغ پانصد روپے بذمہ خاوند ہے اور اس کے علاوہ مبلغ تین سو روپیہ میرے خاوند کے ذمہ قرض ہے کوئی زیور اور کوئی جائداد منقولہ اس کے علاوہ نہیں ہے میں اس رقم مبلغ آٹھ سو روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد پیدا ہو تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات کے وقت جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ سیدہ خورشید النساء بیگم ۱۹/۴/۷۴ گواہ شد خلیل احمد مجیب شیر معلم وقف جدید خاوند موصیہ
گواہ شد قریشی محمد شفیع عابد انسپکٹر تحریک جدید قادیان ...

وصیت نمبر ۱۳۹۴۲ میں صابرہ بیگم ... ممتاز احمد ڈار مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ... ڈاکخانہ ... پورہ ضلع اننت ناگ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم ... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اس کے ... بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں:-

(ا) ۸ کنال آبی اول زمین منتقلہ ... کے حساب سے آٹھ ہزار روپیہ ہے۔ (ب) اس کے علاوہ میں ایک ... حصے کی شریک ہوں۔ اس کی سالانہ آمد کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ... اس کی آمد میں سے ۱/۱۰ حصہ ادا ہو گی قیمت ۱۵۰۰/- (پ) ایک دو منزلہ مکان ... کی وارث ہوں مکان کی کل قیمت ۱۵۰۰/- روپیہ ہے۔ میرے حصہ کی ۱/۱۰ حصہ ... کا ورثہ بنا دیتی ہوں (ت) میرے ... کے ساتھ جو درخت مشترکہ ہیں ان کی ... میرا ۱/۴ حصہ جو تین سو روپیہ بن جاتا ہے ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ... کر دیتی ہوں۔ (ٹ) اس کے علاوہ میں ایک لکڑی کے کوٹھار کے ۱/۴ حصہ کی مالک ہوں۔ کوٹھار کی قیمت چھ سو روپے کی گئی ہے میرے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ ... اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور ... وصیت حاوی ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میری وفات کے وقت ... جو جائداد ثابت ہو گی

میرے ورثاء پر یہ لازمی ہو گا کہ وہ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالے کریں گے۔
الامۃ صابرہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد عبد الرحیم ساجد موصی وصیت نمبر ۱۳۹۲۹
گواہ شد غلام محمد ڈار نشان انگوٹھا۔

وصیت نمبر ۱۴۰۰۱ - میں صغیراً بی بی زوجہ گلاب علی محمد صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڑاپلی ڈاکخانہ تگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۲۵/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

اس وقت میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا دین مہر ۷۵۰ روپے تھا اس کے عوض خاوند نے مجھے تین تولہ سونا اور ساٹھ تولہ چاندی دے دیا جس کی قیمت اس وقت ۱۸۶۰ روپے ہے۔ میں ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ نشان انگوٹھا صغیراً بی بی۔ گواہ شد گلاب علی محمد خاوند موصیہ دستخط بحروف اڑیہ
گواہ شد محمد صدیق سیکرٹری مال کرڑاپلی۔

وصیت نمبر ۱۴۰۰۲ - میں فاطمہ بی بی بیوہ محمد یونس صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڑاپلی ڈاکخانہ تگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

اس وقت میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا زر مہر خاوند فوت ہو جانے کی وجہ سے وصول نہیں ہو سکتا۔ میری زمین زرعی پانچ بیگھہ واقعہ کرڑاپلی ہے جس کی قیمت ایک ہزار روپے بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد جو جائداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ بعد وفات جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ فاطمہ بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد عبد الباری سیکرٹری تبلیغ کرڑاپلی۔ گواہ شد دارد محمد دستخط بحروف اڑیہ۔

وصیت نمبر ۱۴۰۰۳ - میں فطری بی بی زوجہ شیخ جبرائیل صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڑاپلی ڈاکخانہ تگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

اس وقت میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا دین مہر آٹھ سو پچیس روپے بذمہ خاوند ہے اور زیور طلائی گلے کا ہار۔ کان کے پھول ایک تولہ کے قیمتی ۵۰۰ روپے ہیں اور چاندی چالیس تولہ قیمتی ۳۰۰ روپے ہے۔ جس کی میزان/ ۱۶۲۵ روپے بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد زندگی میں جو جائداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ دستخط فطری بی بی بحروف اڑیہ۔ گواہ شد محمد صدیق سیکرٹری مال کرڑاپلی۔ گواہ شد یار محمد معلم مدرسہ احمدیہ کرڑاپلی

وصیت نمبر ۱۴۰۰۴ - میں عائشہ بی بی زوجہ شیخ نمر علی دلبہرا قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کرڑاپلی ڈاکخانہ تگریا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

اس وقت میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا دین مہر مبلغ ۵۰۰ روپے ہے جو بذمہ خاوند ہے۔ اور اس کے علاوہ زیور طلائی گلے کا ہار ایک تولہ ہے جس کی قیمت ۵۰۰ روپے ہے ان کی میزان/ ۱۰۰۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے بعد جو جائداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ اور میری وفات پر جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ عائشہ بی بی دستخط بحروف اڑیہ۔ گواہ شد محمد صدیق سیکرٹری مال کرڑاپلی
گواہ شد شیخ نمر علی دلبہرا خاوند موصیہ کرڑاپلی۔ دستخط بحروف اڑیہ

دفتر ہذا سے خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور تحریر فرمائیں مینیجر بدر

نتیجہ امتحان کتاب "دعوۃ الامیر" (جزو اوّل)

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر اہتمام گزشتہ ماہ نبوت میں کتاب "دعوۃ الامیر" کے نصف اوّل کا امتحان منعقد ہوا۔ جس کا تفصیلی نتیجہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

نتیجہ کی رُو سے مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب آف کلکتہ ۸۰/۱۰۰ نمبر لیکر اوّل اور صاحبزادی امۃ الکریم کوکب قادیان ۷۵/۱۰۰ نمبر لے کر دوئم رہے۔ جبکہ عزیزہ عائشہ صدیقہ قادیان اور منیر احمد صاحب خادمؔ قادیان دونوں نے ۷۳/۱۰۰ نمبر لے کر سوم پوزیشن حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

کامیاب ہونے والے امیدواروں کے نام شائع کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی کامیابی کو موجب برکت بنائے۔ جن اُمیدواروں کے اسماء اس فہرست میں شامل نہیں افسوس ہے کہ وہ کامیاب نہیں ہوسکے۔

کامیاب ہونیوالوں کی سندات دفتر کی طرف سے عنقریب بھجوائی جا رہی ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قادیان

صاحبزادی امۃ الکریم کوکب (دوئم)	۷۵/۱۰۰
عائشہ صدیقہ (سوئم)	۷۳
امۃ القدوس	۴۰
فاطمہ زہراء	۵۱
ظہیرہ بدر	۵۶
امۃ النصیر سلطانہ	۵۱
نعیمہ بشریٰ	۵۲
امۃ الرفیق	۶۰
مبشرہ بیگم قریشی	۴۸
جمیلہ سلطانہ	۳۵
امۃ النصیر منصورہ	۳۷
امۃ الوحید	۴۶
نصرت بیگم	۶۱
امۃ اللطیف	۵۶
امۃ الکریم	۴۵
امۃ الرشید نرگس	۳۶
منورہ سلطانہ	۴۹
رفعت النساء	۴۴
امۃ الرحمٰن	۴۴
امۃ العزیز ساجدہ	۴۵
امۃ العلیم	۳۳
ناصرہ بیگم	۴۷
شکیلہ پروین	۳۶
ساجدہ ثریا	۴۷
سلیمہ بیگم	۵۳
بشریٰ بیگم	۵۷
بشریٰ صادقہ	۴۳
نصیرہ بیگم	۳۵
عزیزہ مبارکہ	۴۴
امۃ النصیر	۵۳
بشریٰ شہزادی	۳۵
عائشہ سلطانہ	۵۰
مکرم عبدالرحیم صاحب دیانت	۴۲
؍ منیر احمد صاحب خادمؔ (سوئم)	۷۳
مکرم مظفر احمد صاحب، امروہوی	۵۴
؍ عبدالمومن صاحب	۵۷
؍ محمد یوسف صاحب بٹ	۵۶
؍ سی۔ پی۔ محی الدین صاحب کٹی	۳۷
؍ ظفر اللہ سعیدی	۵۲
؍ ایم۔ ٹی۔ احمد صاحب	۴۵
؍ ملک محمد مقبول صاحب	۵۶
؍ ظہیر احمد صاحب خادمؔ	۶۰
؍ خورشید احمد صاحب میر	۳۴
؍ ٹی۔ احمد سعید صاحب	۶۰
؍ سید صباح الدین صاحب	۶۲
؍ محمد ایوب صاحب ساجد	۶۰
عبدالباسط قمر	۳۶
رفیق احمد مالاباری	۵۶

حیدر آباد

یوسف حسین صاحب	۵۰
غلام احمد عزیز خان صاحب	۴۴
عبدالقیوم صاحب	۶۰
محمد شمس الدین صاحب	۵۹
احمد عبدالحکیم صاحب	۵۶
احمد عبدالرشید صاحب	۵۷
سعید احمد صاحب ناصر	۵۶
سیدہ امۃ الباری صاحبہ	۶۰
احمد عبدالستار صاحب	۵۲
احمد عبدالمجید صاحب	۶۷
سیدہ امۃ الحمید صاحبہ	۵۶
منظور احمد صاحب	۵۳

عثمان آباد

بشارت احمد صاحب	۵۲

بھدرک

مبارک احمد شاہ صاحب	۳۳
شیخ تبارک علی صاحب	۳۳
حاتم خان صاحب	۳۳
فیض احمد خان صاحب	۳۷
طیبہ خاتون صاحبہ	۳۴
رضیہ خاتون صاحبہ	۴۲
صالحہ خاتون صاحبہ	۳۶
محمد مبارک صاحب	۳۳
امۃ الرشید صاحبہ	۵۶
سلام الدین صاحب	۳۴
سید انوار الدین صاحب	۳۳
مولوی امان اللہ صاحب	۳۸

یادگیر

نورالدین صاحب گڈے	۳۸
محمد بشیر الدین صاحب پٹیل	۵۶
محمد زکریا صاحب اتّو	۶۳
مولوی محمد خواجہ صاحب	۵۶
رشید احمد صاحب گلبرگی	۵۵
نصرت اللہ صاحب غوری	۵۶
عبدالقادر صاحب آرٹسٹ	۵۴
رحمت اللہ صاحب جینا	۵۰
عبدالمقتدر صاحب	۵۶
محمد سلیم جینا صاحب	۴۸
عبدالقدوس صاحب شحنہ	۵۰
انور احمد صاحب گڈے	۳۳
ظفر احمد صاحب شحنہ	۴۷
ناصر احمد صاحب شحنہ	۳۶
مہاجن پٹیل صاحب	۳۴
سراج بیگم صاحبہ	۶۶
بشریٰ بیگم صاحبہ	۵۰
محمود احمد صاحب غوری	۵۳
عبدالعزیز صاحب پینٹر	۳۳
فضل الرحمٰن صاحب ہوورڈی	۵۵
اسامہ احمد شحنہ	۵۰
عبدالسلیم سگری صاحب	۳۸
ولی الدین خان صاحب	۴۸
عبدالسلام صاحب ننديال	۴۰

گلبرگہ

عالیہ بیگم صاحبہ	۴۴
عطیہ بیگم صاحبہ	۴۷
رحمت النساء بیگم صاحبہ	۴۹
فاطمہ بیگم صاحبہ	۳۳
بدر النساء صاحبہ	۳۳
قریشی محمد یوسف صاحب	۵۰
غلام احمد صاحب	۳۵
نعیم الدین صاحب	۳۳
حکیم احمد صاحب	۵۲
غلام احمد صاحب	۴۷

دیودرگ

عبدالغنی صاحب	۵۵
عبدالکریم نور صاحب	۵۶

برہ پورہ

محمد عبدالباقی صاحب	۶۰
سید فیروز الدین صاحب	۳۴
سید صدر الدین صاحب	۴۱
حسین محمد صاحب	۴۶
محمد شمیم الدین صاحب	۵۳
سید عبدالتقی صاحب	۴۳
طلعت جہاں صاحبہ	۵۴
اظہر خان صاحب	۵۰
محمد نظر خان صاحب	۴۰
شاہ محمود خان صاحب	۴۸

مظفر پور

سید رفیع احمد صاحب	۵۴

چھپرہ

صلاح الدین صاحب قمرؔ	۴۲

غنچہ پاڑہ

شیخ حبیب صاحب	۴۷
شیخ ابراہیم صاحب	۵۷
شیخ یامین صاحب	۵۳
کنہیا خان صاحب	۵۸
آدم خان صاحب	۵۰
منصور خان صاحب	۵۵

کلکتہ

ماسٹر مشرق علی خان صاحب (اوّل)	۸۰/۱۰۰
روشن علی صاحب	۵۴
غلام حیدر خان صاحب	۳۸

کٹک

سید رفیع احمد صاحب شمشادؔ	۴۴
نصیر الدین احمد خان صاحب	۵۶
سید اعجاز عبداللہ صاحب	۳۳
سیدہ شمع راشدہ صاحبہ	۴۷
سیدہ امۃ الرفیق صاحبہ	۵۶
سید طاہر احمد صاحب کلیم	۵۹
خالد احمد صاحب	۵۱
ڈاکٹر طارق احمد صاحب	۶۲
سید سعید احمد صاحب	۴۳

ابراہیم پور

راضیہ خاتون صاحبہ	۵۵
سراج الدین صاحب	۶۵
عبدالرحمٰن صاحب	۴۹
مولوی نیاز علی صاحب	۶۰
عبداللہ جلال الدین صاحب	۵۷
ناصرہ بیگم صاحبہ کوہ نور	۵۱
شمس الدین صاحب	۵۰

ڈاکٹر انیس الرحمٰن صاحب	۴۴
حسینہ بیگم صاحبہ	۵۱
فیض الدین صاحب	۴۹
ابوبکر شیخ صاحب	۵۴
ابو صالح صاحب	۴۳

بمبئی

فضل احمد خان صاحب	۵۰
عبد الشکور صاحب ہریکی	۴۰

ہبلی

محبوب صاحب	۵۰
بابو خان صاحب	۳۳
افضل خان صاحب	۴۸
ایم۔ اے عبد اللطیف صاحب	۶۷

بنگلور

بی۔ ایم۔ نثار احمد صاحب	۴۷
مرزا عبد الرحمٰن بیگ صاحب	۵۵

پونچھ

محمد عبد اللہ ندیم صاحب	۵۶
نثار احمد صاحب	۶۱
منور احمد صاحب تنویر	۵۷
محمد داؤد صاحب	۴۹

ہاری پاری گام

محمد یوسف صاحب بٹ	۴۸
غلام حسن صاحب شیخ	۳۶
عبد الرشید صاحب راتھر	۳۸
محمد یوسف صاحب شیخ	۴۰
ولی محمد صاحب راتھر	۴۶
محمد امین صاحب راتھر	۵۶
عبد الواحد صاحب صوفی	۴۹

چودوار

فضل الرحمٰن خان صاحب	۵۴

سکندر آباد

صدیقہ ساجد صاحبہ ایم۔ اے	۵۶
ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب	[illegible]
مسیح [illegible] الہ دین صاحب	۵۰
بشیر الدین الہ دین صاحب	۵۱
سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب	۴۰

شموگہ

امۃ الرحیم صاحبہ	۳۶
خضر محمود صاحب	۳۷
مسعود احمد صاحب	۴۹
فیض احمد صاحب	۴۸
امۃ الحفیظ صاحبہ	۵۰

مذہبی و بھاشائی اقلیتوں کے بارے میں سپریم کورٹ کا اہم فیصلہ

انہیں اپنی پسند کے تعلیمی ادارے قائم کرنے کا حق حاصل ہے

گجرات یونیورسٹی کی بعض دفعات رد کر دی گئیں

منقول از اخبار روزنامہ پرتاپ جالندھر مورخہ ۲۸ اپریل ۷۴ء

نئی دہلی۔ ۲۶ راپریل۔ سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ تمام اقلیتوں کو وہ مذہبی ہوں یا بھاشائی اپنی پسند کے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور چلانے کا حق حاصل ہے۔ ۹ ججوں پر مشتمل آئینی بنچ نے چیف جسٹس اے۔ این۔ رائے کی زیر قیادت احمد آباد سینٹ زیویئر سوسائٹی اور اقلیتی تعلیمی اداروں کی رٹ درخواستوں کی گذشتہ جنوری۔ فروری کے دوران سماعت کی۔ اور اس نے گجرات یونیورسٹی ایکٹ کی دھارا 4 اور 41 اس بنا پر رد کر دی کہ یہ آئین کی دھارا 29 اور 30 کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ 6 الگ فیصلے سُنائے گئے۔ چیف جسٹس نے اپنی اور جسٹس ڈی۔ جی پالیکر کی طرف سے فیصلہ سُنایا۔ اور جسٹس بی۔ جگموہن ریڈی اور جسٹس اگوی ورس نے اپنا فیصلہ دیا۔ اور جسٹس کے۔ کے متھائی نے اپنی اور جسٹس چندر چوڑ کی طرف سے فیصلہ سُنایا۔ جسٹس ایس۔ ایس دویدی نے الگ فیصلہ سُنایا۔ انہوں نے اپنے ساتھی ججوں کے فیصلہ سے اتفاق کیا۔ جسٹس ایچ۔ آر کھنہ اور جسٹس ایم۔ ایچ بیگ نے اپنا الگ فیصلہ سُنایا۔ مگر بعض اہم معاملات پر اختلاف رائے ظاہر کیا۔ فیصلہ سُنانے میں 90 منٹ لگے۔ اور آخر میں چیف جسٹس نے عدالت کے احکام دیئے۔ جہاں تک مذہبی اور لسانی اقلیتوں کے تعلیمی اداروں کا تعلق ہے سپریم کورٹ نے ایکٹ کی دھارا 33A - 40 - 41 (1).A 51 اور 52 خلافِ آئین قرار دے دیں۔ جسٹس بیگ نے اس امر سے اتفاق کیا کہ اقلیتوں کو اپنے فرقہ کے ممبروں کے بچوں کو ہی نہیں بلکہ دوسروں کے بچوں کو بھی عام اور غیر فرقہ وارانہ تعلیم دینے کا حق حاصل ہے مگر اس حق کے ساتھ اس عام سسٹم پر بھی پابندی کی فرقہ داری آتی ہے۔ سٹیٹ سیکولر تعلیم کے بارے طے کرے اور جس سے قومی یکجہتی کو بڑھاوا آتا ہو۔ اور ان مقاصد کو بڑھاوا ملتا ہو جو آئین کے دیباچہ میں درج ہیں۔ جسٹس کھنہ نے تاریخی پس منظر کا ذکر کیا اور کہا کہ آئین میں جو خاص تحفظات دیئے گئے ہیں ان کا مقصد اقلیتوں میں اعتماد اور سلامتی کا جذبہ پیدا کرنا تھا۔ یہ تحفظات ایک طرح سے اقلیتوں کے حقوق کا چارٹر ہیں۔ تاکہ کسی کو یہ احساس نہ ہو کہ آبادی کا ایک طبقہ تو اوّل درجہ کا شہری ہے اور دوسرا دوم درجہ کا۔ جسٹس ایس۔ این دویدی نے کہا کہ آئینی حق کا استعمال کرتے ہوئے مذہبی یا بھاشائی اقلیت کو تعلیمی ادارہ قائم کرنے کا حق حاصل ہے۔ جو نہ صرف اپنی لپی، بھاشا اور کلچر کی حفاظت کرنا چاہتی ہے بلکہ اپنے فرقہ کے لوگوں کو عام تعلیم اور ٹریننگ بھی دینا چاہتی ہے۔ تاکہ وہ قوم کی خدمت کرنے کے اہل ہوں۔ اور نسلی، ذہنی اور مالی طور پر اپنی زندگی بالامان بنا سکیں۔

موجودہ وقت اور تحریکِ جدید

یہ درست ہے کہ قحط سالی اور مہنگائی کی وجہ سے اخراجات اور بڑھ گئے ہیں۔ لیکن یہ بھی تو ایسا ہی درست ہے کہ ایسے ایام میں مرکز کے اخراجات بھی بجٹ سے بڑھ جائیں گے۔ لیکن اگر بجٹ سے بھی آمد کم ہو جائے تو ظاہر ہے کہ کام کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہوگا۔ مخلص کا اخلاص ایسے مواقع پر ہی چمکتا ہے۔ وہ قحط اور تنگی کے وقت گھبراتا نہیں نہ تذبذب میں پڑتا ہے بلکہ یہ کہتا ہے کہ کچھ تنگی اللہ تعالیٰ نے بھیجی ہے کچھ میں اپنے اوپر اپنی مرضی سے وارد کر لیتا ہوں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کے جاری کردہ کاموں کو نقصان نہ پہنچے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی وجہ سے اُمید ہے کہ وہ میری تنگیوں کو دُور کرنے کے سامان کر دے گا۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"پس چاہیئے کہ جماعت قربانی کے لئے تیار ہو جائے۔ ہر احمدی فرد، ہر سیکرٹری اور ہر پریذیڈنٹ اور ہر بارسوخ آدمی کا فرض ہے کہ وہ جماعت کے تمام افراد میں تحریک کرکے اُن سے تحریکِ جدید کے وعدے لے ان وعدوں کی اطلاع مرکز کو دے اور پھر اُن کی وصولی کیلئے پوری کوشش کرے۔"

حضور رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کی روشنی میں اُمید ہے کہ عہدیداران جماعت اپنی اولین فرصت میں جماعت میں تحریک کرکے وعدہ جات حاصل کرکے دفتر کو ارسال کریں گے۔ سالِ رواں کے سات ماہ گزر رہے ہیں لیکن بعض جماعتوں سے ابھی تک وعدہ جات وصول نہیں ہوئے۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

درویشانِ قادیان

کے متعلق آپ کے مقدس پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"درویشانِ قادیان جو اپنے ذریعۂ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں، جن کا میدانِ عمل قادیان کی مختصر بستی تک محدود ہے وہ وہاں صرف اپنی نہیں، ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں ..... دُنیا باوجود اپنی وسعتوں کے ان کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ اُن کے ذرائع معاش محدود ہیں ..... اُن کی ضروریات کو پُورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قدردانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ اُن کی ہر طرح امداد کریں تا وہ فارغ البالی اور بے فکری کے ساتھ مرکزِ سلسلہ اور شعائر اللہ کی حفاظت کے مقدس فریضہ کی ادائیگی میں دن رات مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں اور زیادہ برکت دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ"

پس وہ احباب جو خطیر رقم اس فنڈ میں نہیں دے سکتے وہ صرف -/۱۲ روپے سالانہ ۳۰ راپریل ۱۹۷۵ء تک ادا کرکے اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہہ کر رضاءِ الٰہی حاصل کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

قادیان میں یومِ خلافت کی بابرکت تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

عزیز موصوف نے بتایا کہ خلافت کے ذریعہ اعتصام بحبل اللہ کی توفیق ملتی ہے اور دین کی تمکین ہوتی ہے۔ اور خلیفہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرتا ہے۔ اور نبی جو تخم ریزی کر جاتا ہے اس کی آبیاری اور دیکھ بھال خلافت کے ذریعہ ہوتی ہے۔ تا آنکہ وہ پودا ایک تناور درخت بن جاتا ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ میں اسی طرح ہوا۔

اس کے بعد صدرِ مجلس نے اختتامی خطاب میں خلافتِ اُولیٰ کے مختلف واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خلافتِ ثانیہ کے قیام کے موقعہ پر مولوی محمد احسن صاحب (جو بعد میں جماعت پیغامی میں شامل ہو گئے) نے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا نام پیش فرمایا تو سب نے بالاتفاق اس کو قبول کر لیا۔ اس موقعہ پر مولوی محمد علی صاحب نے کچھ کہنا چاہا۔ مگر لوگوں نے ان کی بات کو سننا نہ چاہا۔ بلکہ اُسے ایمانی غیرت کے مطابق ردّ کر دیا۔ حاضر الوقت سب افراد نے بیعت کی۔ مگر اس پارٹی کے افراد حاضر ہی نہ ہوئے۔ اور چند روز بعد مولوی محمد علی صاحب بہانہ بنا کر قادیان سے چلے گئے۔ جتنے دن وہ قادیان میں ٹھہرے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ہر چند اُن کی دلداری کی۔

محترم صاحبِ صدر نے پُرانے وقتوں کے مختلف چشم دید واقعات پیش کر کے حاضرین کے علم میں اضافہ کیا۔

اس کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے ایک نظم سُنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

بالآخر ساڑھے دس بجے بعد دُعا جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک ٭

اخبارِ قادیان

قادیان ۲۱ ہجرت (مئی)۔ مارشیس کے معزز مہمانان کرم ابوطالب صاحب مع ہمشیرہ و اہلیہ زیارتِ مقاماتِ مقدسہ قادیان کے بعد آج واہگہ بارڈر کے راستے واپس تشریف لے گئے۔

۲۳ مئی۔ مکرم جناب قریشی محمد عقیل صاحب آف شاہجہانپور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت اور دُعا کیلئے قادیان تشریف لائے آپ کی بیٹی اور ننھا نواسہ بھی آپ کے ہمراہ آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اس سفر کو اُن کے لئے موجبِ برکت بنائے آمین۔

★ ۲۷ مئی۔ آج قادیان میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام مسجد اقصیٰ میں جلسہ یومِ خلافت منعقد ہوا۔ (مفصل رپورٹ دوسری جگہ ملاحظہ ہو)

★ قادیان ۲۸ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ۲۴ مئی کو جمعہ کے روز خطبہ ثانیہ میں دُعا کی تحریک فرماتے ہوئے واضح کیا کہ حالیہ اڑیسہ کے دورہ سے واپسی کے بعد اور دفتر میں کام کی زیادتی کے نتیجہ میں آپ کو کسی قدر بلڈ پریشر کی شکایت محسوس ہوئی ہے۔ اس لئے امرتسر میں جاکر اپنا بھی ڈاکٹری معائنہ کرانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ امرتسر قیام کے دوران محترم صاحبزادہ صاحب نے مکمل ڈاکٹری معائنہ کروایا ہے اور خدا کے فضل سے کوئی فکر والی بات ثابت نہیں ہوئی۔ احباب محترم صاحبزادہ صاحب کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور خدماتِ دینیہ کے لئے زیادہ سے زیادہ توفیق پاتے چلے جانے کے لئے دُعائیں فرماتے رہیں۔ اللہ تعالےٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے آمین۔

تصحیح

بدر مجریہ ۲۳ ہجرت (مئی) صفحہ ۲ ایڈیٹوریل نوٹ کالم نمبر ا، ۲ سطر ۱ میں غلطی سے نظامِ خلافت کی بجائے نظامِ حکومت لکھا گیا ہے۔ احباب اس کی تصحیح فرمالیں
(ایڈیٹر بدر)

یہ مت خیال فرمائیے!

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکا تو وہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجئے کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

فون نمبر:

AUTO TRADERS
16 MANGOE LANE
CALCUTTA-1

دکان:- 23-1652، 23-5222

مکان:- 34-0451

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

رابطہ عالمِ اسلام کی مکّہ کانفرنس — بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

کیونکہ خدا تعالیٰ کی پُر حکمت تدابیر بسا اوقات اس رنگ میں بھی ظاہر ہوا کرتی ہیں کہ مخالفین کی مخالفانہ تدابیر برگزیدہ جماعت کا تو کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ البتہ تقدیرِ الٰہی انہی تدابیر کو جماعت کی ترقی اور سربلندی کا ذریعہ بنا دیتی ہے۔ اور مخالفین اپنا سا مُنہ لے کر رہ جاتے ہیں۔ مذکورہ دونوں آیاتِ کریمہ میں اسی حکمتِ الٰہیہ کا بیان ہے۔ فھل من مدّکر !!

پھر قرارداد کی شق نمبر ۲ کے ذریعہ احمدیوں کو حسبِ عادت کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج بتایا گیا ہے۔ یہ تو علماء کا پُرانا ہتھیار ہے۔ اور اُن کی کفر ساز فیکٹری کی پُرانی مصنوعات کا زنگ آلود نمونہ۔ معلوم نہیں ان لوگوں کے کان میں کس شیطان نے یہ بات پھونک دی ہے کہ جو لوگ اچھے بھلے اپنے آپ کو مسلمان کہتے اور اسلام کے لئے دن رات کام کرتے ہیں۔ وہ تو دائرۂ اسلام سے خارج اور کافر ہوئے۔ اور وہ لوگ جو اسلام کو بدنام کرتے اور بالفاظِ نبویؐ ہر قسم کے فتنوں اور فسادوں کی بُنیاد ہیں۔ وہ اسلام کے اجارہ دار بن گئے۔ ایں چہ بوالعجبی است !!

اِس شق کے مدلّل جواب کے لئے بھی ہمارے ہر مخالف کو مولانا ظفر علی خان صاحب کا مندرجہ بالا نوٹ پڑھ لینا چاہیئے۔ حقیقت یہی ہے احمدیت نے کام کر کے دُنیا میں اپنا ایک خاص مقام حاصل کر لیا ہے۔ اس لئے جب تک "علماء" بھی ایسا ہی ٹھوس کام کر کے عملاً احمدیت کا مقابلہ نہیں کرتے اس وقت تک خود ان لوگوں کو اپنے اسلام کے بارے میں سو بار سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ اپنی ہی بد اعمالیوں اور بد کرداریوں کے سبب عملی طور پر خود ہی اِسلام کے حقیقی دائرہ سے خارج ہوتے جا رہے ہیں ؎

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں !
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی !

(باقی)

امتحان مُعلّمین وقفِ جدید

جملہ معلّمین وقفِ جدید کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اُن کا امتحان صیغہ وقفِ جدید کی زیرِ نگرانی مندرجہ ذیل نصاب کے تحت مارچ یا اپریل ۱۹۷۵ء میں ہوگا۔ جملہ معلّمین وقفِ جدید کا امتحان میں شامل ہونا ضروری ہے

(۱) قرآن مجید باترجمہ پارہ اوّل تا پنجم اخیر (سورۂ فاتحہ تا ... کَانَ اللّٰہُ شَاکِرًا عَلِیْمًا ۝)

(۲) علمِ کلام ایّام الصُّلح (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپّل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں!

۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

Azad TRADING CORPORATION
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12
PHONE NO. 34-8407

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس

کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے AUTOWINGS کی خدمات حاصل کیجئے

آٹو ونگس AUTOWINGS
32 SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY MADRAS-600004

ٹیلیفون نمبر:- PHONE NO. 76360

منظوری انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم مئی ۱۹۷۴ء سے ۳۰ ر اپریل ۱۹۷۷ء تک تین سال کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

۱۔ جماعت احمدیہ سکندر آباد (آندھرا پردیش)

صدر جماعت	محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب
نائب صدر و قاضی	مکرم محمد احمد صاحب
سیکرٹری مال	" سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب
" تبلیغ	" سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب
" امور عامہ	" مہر الدین صاحب
" وصایا	" سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب
" تعلیم و تربیت	" بشیر الدین الہ دین صاحب
" تحریک جدید	" جی ایم لطف اللہ صاحب
" وقف جدید	" " " " "
• صدر مجلس موصیان	" یوسف احمد الہ دین صاحب

۲۔ جماعت احمدیہ چارکوٹ (جموں کشمیر)

صدر جماعت	مکرم محمد شفیع صاحب
نائب صدر	" عزیز الدین صاحب
سیکرٹری مال	" شریف احمد صاحب
" تبلیغ	" مولوی عبد الرحمن صاحب
" تعلیم و تربیت	" محمد شریف صاحب
" امور عامہ	" محمد حسین صاحب
" ضیافت	" عبد الرحمن صاحب

۳۔ جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز (بہار)

صدر جماعت	مکرم شیخ ابراہیم صاحب
نائب صدر	" عطاء الرحمن خان صاحب
سیکرٹری مال	" شیخ ہمدم احمد صاحب
" امور عامہ	" شیخ ضمیر احمد صاحب
" تبلیغ	" شیخ داروغہ صاحب
" تعلیم و تربیت	" شیخ [illegible] احمد صاحب
قاضی	" ایس۔ [illegible] رضوان صاحب

۴۔ جماعت احمدیہ آلال (کرناٹک)

صدر جماعت	مکرم سید اسماعیل صاحب
سیکرٹری مال	" بی۔ اے [illegible] صاحب

۵۔ جماعت احمدیہ ننگلہ گھنو (یو۔پی)

صدر جماعت	مکرم [illegible] محمد خان صاحب
سیکرٹری مال	" نواب [illegible] صاحب

۶۔ جماعت احمدیہ ساندھن (یو۔پی)

صدر جماعت	مکرم شان محمد خان صاحب
سیکرٹری مال	" بہادر خان صاحب
" تبلیغ	" ماسٹر ریاض احمد صاحب
" امور عامہ	" [illegible] اللہ خان صاحب

۷۔ جماعت احمدیہ صالح نگر (یو۔پی)

صدر	مکرم منور احمد خان صاحب
سیکرٹری مال	" سعید احمد صاحب
" تبلیغ	" بشیر احمد خان صاحب
" امور عامہ	" ماسٹر عزیز احمد خان صاحب
" تعلیم و تربیت	" نور احمد خان صاحب
" وقف جدید	" سعید احمد صاحب
" تحریک جدید	" کریم بخش صاحب

۸۔ جماعت احمدیہ لکھنؤ (یو۔پی)

صدر	مکرم حاجی محمد عبد القیوم صاحب
نائب صدر	" سید احمد صاحب
سیکرٹری مال	" عبد القیوم صاحب چکی والے
" تعلیم و تربیت	" سید احمد صاحب

۹۔ جماعت احمدیہ کانپور (یو۔پی)

صدر	مکرم محمد مجید صاحب سولیجہ
سیکرٹری مال	" محمد احمد صاحب سولیجہ
" تبلیغ	" محمد شفیع صاحب اکبر پوری
" امور عامہ	" محمد لطیف صاحب کانپوری
" تعلیم و تربیت	" محمد اسماعیل صاحب اکبر پوری
" وقف جدید	" محمد ظفر عالم صاحب سولیجہ
امام الصلوٰۃ	" محمد شفیع صاحب اکبر پوری

۱۰۔ جماعت احمدیہ راٹھ (یو۔پی)

صدر	مکرم انوار محمد صاحب
سیکرٹری مال	" اکرام محمد صاحب
" تبلیغ	" انوار محمد صاحب
" امور عامہ	" " " "

۱۱۔ جماعت احمدیہ گونڈہ (یو۔پی)

صدر	مکرم مرزا امیر بیگ صاحب
سیکرٹری مال	" عبد الرب صاحب
" تبلیغ	" شمیم الرب صاحب

۱۲۔ جماعت احمدیہ اٹارسی (ایم۔پی)

صدر	مکرم ماسٹر ابراہیم خان صاحب
سیکرٹری مال	" عبد الباری صاحب
" تبلیغ و تعلیم و تربیت	" محمد نعیم صاحب
" امور عامہ	" ابرار حسین صاحب
" وقف جدید	" عبد الباری صاحب
" تحریک جدید	" " " "
" ضیافت	" [illegible] صاحب

۱۳۔ جماعت احمدیہ برہ پورہ (بھاگلپور) بہار

صدر	مکرم سید محمد عبد الباقی صاحب
نائب صدر	" شمیم الدین صاحب
سیکرٹری مال	" سید فیروز الدین صاحب
نائب سیکرٹری مال	" سید عبد النقی صاحب
سیکرٹری تبلیغ و تربیت	" شمیم الدین صاحب
" امور عامہ	" اظہر خان صاحب

۱۴۔ جماعت احمدیہ آرہ (بہار)

صدر	مکرم عبد الکریم رضی احمد صاحب
سیکرٹری مال	" تسنیم احمد صاحب
" تبلیغ و امور عامہ	" محمد زکریا صاحب
" تحریک جدید و وقف جدید	مکرم عبد الحکیم غلام احمد صاحب

۱۵۔ جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ)

صدر	مکرم عبد المطلب خان صاحب
نائب صدر	" معین الدین خان صاحب
سیکرٹری مال	" آفتاب الدین خان صاحب
" تبلیغ و تربیت	" گلاب الدین خان صاحب
" تعلیم	" انیس الرحمن صاحب
" تحریک جدید	" سیف خان صاحب
" وقف جدید	" عبد الرحیم خان صاحب
" ضیافت	" زین العابدین صاحب
امین	" شمس الدین خان صاحب
قاضی	" عبد المطلب خان صاحب
سیکرٹری وصایا	" محمد نصیر الدین صاحب
" امور عامہ و خارجہ	" سلامت اللہ خان صاحب
آڈیٹر	" فضل محمد صاحب

۱۶۔ جماعت احمدیہ بھوبنیشور (اڑیسہ)

صدر	مکرم مولوی سید منظور احمد صاحب
نائب صدر	" مولوی سید عبید السلام صاحب
سیکرٹری مال	" سید عبد القیوم صاحب
" امور عامہ	" غلام احمد صاحب عُبیدؔ۔
" تعلیم	" سید بشیر احمد صاحب
" تبلیغ	" سید محمد سرور صاحب
" ضیافت	" مولوی غلام احمد صاحب عُبیدؔ۔

۱۷۔ جماعت احمدیہ ہڑہڑی (بنگال)

صدر	مکرم مرزا عبد القیوم صاحب
جنرل سیکرٹری	" مرزا عبد الغفور صاحب
سیکرٹری مال	" میر عبد الباقی صاحب
" تبلیغ	" مرزا شمس العالم صاحب
" تعلیم و تربیت	" مرزا عبد الغفور صاحب

۱۸۔ جماعت احمدیہ بھرت پور (بنگال)

صدر	مکرم محمد سعید صاحب
نائب صدر	" حبیب الرحمن صاحب
سیکرٹری مال	" محمد یعقوب حسین صاحب
" امور عامہ	" ساز دعلی صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت	مکرم سراج الدین صاحب
" تبلیغ	" آزاد حسین صاحب
" تحریک جدید	" عبد الرحمن نسیم صاحب
" وصایا	" عبد الستار صاحب
" وقف جدید	" کمال الدین صاحب
" ضیافت	" محمد یعقوب حسین صاحب
قاضی	" حبیب الرحمن صاحب
محاسب	" ابو القاسم صاحب
نائب سیکرٹری مال	" عبد العزیز صاحب

۱۹۔ جماعت احمدیہ شموگہ (میسور)

صدر	مکرم سید مدار صاحب
سیکرٹری مال	" " " "
" تبلیغ	" ایس۔ کے اختر حسین صاحب
نائب سیکرٹری تبلیغ	" خضر محمود صاحب۔
سیکرٹری تعلیم و تربیت	" سید محمد جعفر صادق صاحب۔
" امور عامہ	" میر عطاء الرحمن صاحب
نائب سیکرٹری مال	" میر شفیع الرحمن صاحب

۲۰۔ جماعت احمدیہ سورب (میسور)

صدر	مکرم ایم محمد عثمان صاحب
سیکرٹری مال	" ایم عبد الرحمن صاحب

۲۱۔ جماعت احمدیہ پینگاڈی (کیرالہ)

صدر	مکرم ایم ابراہیم صاحب
نائب صدر	" ایس۔ وی قمر الدین صاحب
جنرل سیکرٹری	" این کنجی احمد صاحب۔
سیکرٹری مال	" بی۔ احمد صاحب
" تبلیغ و تربیت	" سی۔ ایچ عبد القادر صاحب
" تعلیم	" کے۔ پی زُبیر صاحب۔
" امور عامہ و خارجہ	" بی حبیب احمد صاحب۔
" تحریک جدید	" سی۔ کے عبد اللہ صاحب
" وقف جدید	" " " " "
" جائیداد	" ایم۔ ابراہیم کٹی صاحب
" ضیافت	" ایم۔ این عبد اللہ صاحب
آڈیٹر	" اے عٗی کنجی صاحب
امین	" ایم ابراہیم صاحب
امام الصلوٰۃ	" این کنجی احمد صاحب